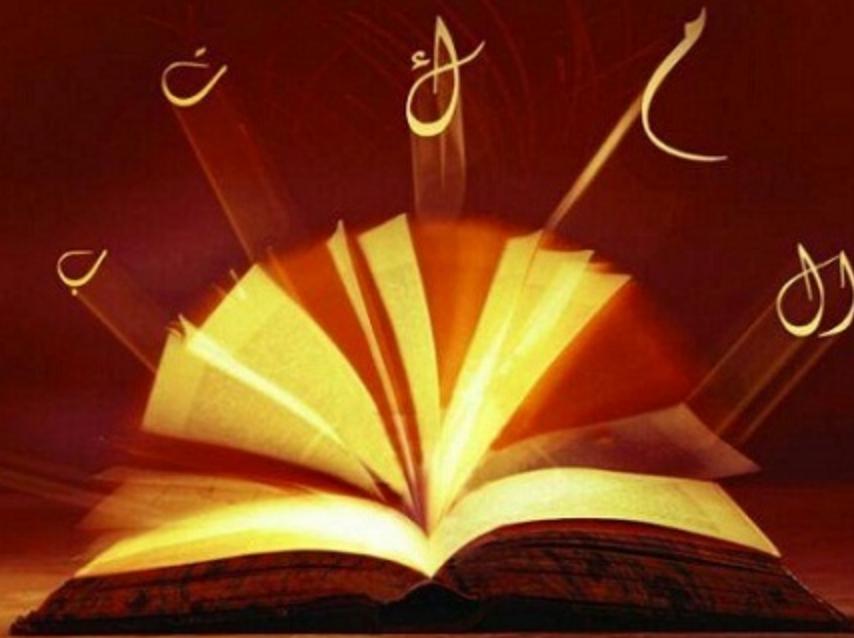


علمِ اپنے کتابِ آسان ہونے میں اور درستادن کے تلاش کا کام کرنے میں بھرپور کمکی  
با تشریفِ تعلیم اور مزید معلومات کے ساتھ ایک جماعتی رسالہ

# علمِ صرف کے آسان قواعد

دَرْزَهُ مُحَمَّدِيَّلِيٰ رَبِّرَضَامِصَابِّاجِيٰ بَرِّشَلِ شَرِيفٰ



ناشر: سُری پبلیکیشنز وَتَبَّعَكَ حَسَنٌ شعب و ملنی

---

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

علم الصيغہ سے باب افتتاح، مہموز، معتل اور  
مضاعف کے قواعد کا اردو ترجمہ ہر کلمہ کی  
باہفصیل تعلیل اور مزید معلومات  
کے ساتھ ایک جامع  
رسالہ

## علم صرف کے آسان قواعد

از:

محمد گل ریز رضا مصباحی، بریلی شریف

ناشر

سنی پبلی کیشنز دریا گنج، نئی دہلی

---

## جملہ حقوق بحق مصنف و ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	علم صرف کے آسان قواعد
مصنف	:	محمد گل ریز رضا مصباحی، مدنا پوری، بریلی شریف
تقریظ جلیل	:	حضرت علامہ و مولانا مفتی ناظر القادری مصباحی
صفحات	:	۵۲
کمپوزنگ	:	محمد گل ریز مصباحی
ناشر	:	سنی پبلی کیشنر دریا گنج نئی دہلی
تعداد	:	۱۱۰۰
سال اشاعت	:	۲۰۱۶ء
قیمت	:	۳۰
رابطہ نمبر:	:	09971262914، 8057889427

### ملنے کے پتے:

- حق اکیڈمی مبارک پور، عظم گڑھ
- لمجع الاسلامی، مبارک پور، عظم گڑھ
- برکاتی بکڈل پور، اسلامیہ مارکیٹ، بریلی
- مکتبہ رحمانیہ رضویہ، درگاہ اعلیٰ حضرت
- قادری کتاب گھر، بریلی شریف پوپی
- عرشی کتاب گھر حیدر آباد
- نازبک ڈپلومبینی
- حارث بک ڈپ، مراد آباد

# علم صرف کے آسان قواعد

## فہرست مضمایں

7	شرف انتساب
8	تہذیب
9	پیش لفظ
10	تقریباً جلیل
12	باب افتغال کے قواعد کا بیان
12	قواعدہ (۱)
12	قواعدہ (۲)
13	قواعدہ (۳)
13	قواعدہ (۴)
14	نوت:
15	مہموز کے قواعد کا بیان
15	قواعدہ (۱)
15	قواعدہ (۲)
15	قواعدہ (۳)
16	قواعدہ (۴)
16	نوت:
16	نوت:
17	قواعدہ (۵)
18	قواعدہ (۶)
18	فائدہ:
18	قواعدہ (۷)
18	قواعدہ (۸)
19	قواعدہ (۹)

# علم صرف کے آسان قواعد

20.....	قواعدہ (۱۰)
20.....	مقتل کے قواعد کا بیان
20.....	قواعدہ (۱)-
21.....	قواعدہ (۲)
22.....	قواعدہ (۳)
22.....	قواعدہ (۴)
22.....	قواعدہ (۵)
23.....	قواعدہ (۶)
23.....	قواعدہ (۷)
25.....	اعتراض
26.....	تبیہ
27.....	نوٹ:
28.....	نوٹ:
29.....	قواعدہ (۸)
31 .....	نوٹ:
32.....	قواعدہ (۹)
34.....	تبیہ
35.....	قواعدہ (۱۰)
36.....	قواعدہ (۱۲)
36.....	قواعدہ (۱۳)
37.....	قواعدہ (۱۴)
38.....	قواعدہ (۱۵)
38.....	قواعدہ (۱۶)
39.....	قواعدہ (۱۷)

# علم صرف کے آسان قواعد

40.....	قواعدہ(۱۸)-
40.....	قواعدہ(۱۹).....
41.....	قواعدہ(۲۰).....
41.....	قواعدہ(۲۱).....
42.....	قواعدہ(۲۲).....
42.....	قواعدہ(۲۳).....
42.....	اسم صفت.....
42.....	اسم ذات.....
43.....	قواعدہ(۲۴).....
43.....	قواعدہ(۲۵).....
44.....	قواعدہ(۲۶).....
45.....	کچھ مزید ضروری قواعد.....
45.....	قواعدہ(۱).....
45.....	قواعدہ(۲).....
45.....	قواعدہ(۳).....
45.....	قواعدہ(۴).....
46.....	مضاعف کے قواعد کا بیان.....
46.....	قواعدہ(۱).....
46.....	قواعدہ(۲).....
47.....	قواعدہ(۳).....
47.....	قواعدہ(۴).....
47.....	قواعدہ(۵).....
48.....	ثلاثی مجرد کے ۲۲ مصادر ایک نظر میں.....
51 .....	تعارف مترجم ایک نظر میں.....

## شرف انتساب

---

حبلالۃ العلم ابوالفیض  
علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی  
علیہ الرحمۃ والرضوان

بافی:  
الجامعة الشرفیہ، مبارک پور (عظم گڑھ)

و

جملہ اکابرین اہل سنت کے نام

---

## تہذیب

والدین کریمین کے نام

جنخوں نے مجھے تعلیم و تربیت سے آراستہ کرنے کی  
حنا طر مدارس اسلامیہ کے حوالے کیا  
وتدم و تدم پر مسیری رہنمائی کی  
اور دعاوں سے نوازتے رہے

محمد گل ریز رضا مصباحی، مدنا پوری  
بریلی شریف (یونی)

### نوٹ:

اگر اس کتاب میں کسی طرح کی کوئی غلطی پائیں تو کتاب کو ہدف تنقید نہ بنائیں  
 بلکہ خلوص نیت کے ساتھ ہمیں مطلع کریں، ان شاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی صحیح  
 کردی جائے گی۔

## پیش لفظ

مدارس اسلامیہ میں داخل نصاب کتاب ”علم الصیغہ“ درس نظامی کے تحت ہندو پاک کے بیشتر مدارس میں جماعت ثانیہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ علامہ عنایت احمد کا کوروی رحمۃ اللہ کی یہ کتاب اتنی لاجواب جامع اور مختصر ہے کہ اس کے مقابل علم صرف کے متعلق بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں لکھی گئیں لیکن انھیں وہ مقام حاصل نہ ہو سکا جو اسے حاصل ہے۔ چوں کہ یہ کتاب فارسی زبان میں ہے اس لیے طلبہ کو اسے سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے خاص کر قواعد کو یاد کرنے اور سمجھنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔

مصنف نے اس کتاب میں قواعد کو بیان کیا اور ان کے تحت مثالیں بھی پیش کی ہیں لیکن ان کی اصل اور بعد تعلیل یہ صیغہ کیسے بنایا ڈکر نہیں ہے اس لیے طلبہ کو ان کی تعلیمات میں دشواری پیش آتی ہے۔ رقم الحروف بھی اس دور سے گزر چکا تھا جب اس کتاب کو پڑھانے کی ذمہ داری ناچیز کو سونپی گئی تو چاہا کہ علم الصیغہ سے باب افتعال، مہوز، معقل اور مضاعف کے قواعد کا اردو ترجمہ اور کتاب میں پیش کردہ مثالوں کی روشنی میں تفصیلی طور پر ایک رسالہ تیار کیا جائے جس سے طلبہ اور اساتذہ کو علم الصیغہ کے قواعد سمجھنے اور سمجھانے میں آسانی ہو چنا چکے میں نے ترتیب دینا شروع کیا اور الحمد للہ یہ رسالہ پا یہ تکمیل کو پہنچا اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو اساتذہ اور طلبہ کت در میان مقبولیت عطا فرمائے۔ اس کتاب کی نظر ثانی اور تقریظ میں حصہ لینے والے میرے کرم فرما حضرات حضرت علامہ مولانا شاکر علی صاحب ممبئی، حضرت علامہ مفتی اشFAQ صاحب قبلہ بھو ج پور، حضرت علامہ مفتی اشFAQ صاحب قبلہ سننجل، حضرت علامہ مولانا مفتی ناظر القادری مصباحی صاحب اور اس کی طباعت کا بیڑا اٹھانے والے جانب زیر احمد صاحب دہلوی کو بہترین بدله عطا فرمائے۔

مجھے اس فن میں اپنی بے بضاعتی اور کم علمی کاحد درجہ اعتراض ہے لہذا اگر کسی طرح کی لفظی یا معنوی کی پائیں تو مطلع فرمائیں ان شاء اللہ آمندہ اٹیش میں صحیح کر دی جائے گی۔

محمد گل ریز رضا مصباحی  
مدنا پوری، بریلی شریف یوپی

## تقریظ جلیل

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ناظر القادری مصباحی صاحب قبلہ

جامعہ قادریہ مجیدیہ بشیر العلوم بھوئ پور مراد آباد یونی

علم الصیغہ فن صرف کی اک شہرہ آفاق کتاب ہے جسے مدارس اسلامیہ کے مابین مقبولیت عامہ کا درجہ حاصل ہے۔ مصنف علام نے علم صرف کے اہم قواعد کو بڑی اختصار و جامعیت کے ساتھ تحریر فرمایا ہے جن کے بغیر درس نظامی کے طالب علم کو چارہ کار نہیں ہے۔ خصوصاً تخفیف، تعلیل اور ادغام کے قواعد بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ درس و تدریس سے شغف رکھنے والوں کو ان کی ہمیشہ ضرورت پڑتی ہے، مگر عصر حاضر میں ہمارے طلباء ان قواعد سے غفلت برتنے ہیں اور کما حقہ استفادہ نہیں کرپاتے ہیں بس رٹالا گر و قتی طور پر امتحانوں میں نمبرات توحصل کر لیتے ہیں لیکن قواعد کی گہرائی تک پہنچ کر ان کا مختلف مثالوں سے انطباق و اجراء ان کے نزدیک ایک طول لا طائل کی حیثیت رکھتا ہے الاماشاء اللہ۔

اساتذہ کرام کے ذمہ تکمیل مقدار کی گراں بار ذمہ داری رہتی ہے اس لیے وہ بھی اس طرف زیادہ توجہ نہیں دے پاتے۔ خدا بھلا کرے ہمارے محب گرامی حضرت مولانا مفتی محمد گل ریز مصباحی سعدی زید مجده کا کہ انہوں نے طلبائی ان مشکلات کو محسوس کیا اور اردو زبان میں ایک عمده اور شان دار کتاب ”علم صرف کے آسان قواعد“ مرتب فرمائکر طلبہ کی ان مشکلات کا حل فراہم کیا۔

یہ کتاب مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہے:

- (۱)- اس کتاب میں علم الصیغہ کی روشنی میں باب انتقال، مہموز، مغلن اور مضاعف کے قواعد کی سہل اسلوب میں وضاحت کی گئی ہے۔
- (۲)- علم الصیغہ میں ان قواعد کے تحت مذکور ساری مثالوں کا دل نشین انداز میں اجرائیا گیا ہے۔

(۳)- قواعد کی وضاحت کے ضمن میں تنبیہ، فائدہ، سوال و جواب کے عنوانین کی شکل میں فوائد نافعہ بھی کافی مقدار میں لکھے گئے ہیں۔

## علم صرف کے آسان قواعد

(۲) - بالاتر امام ساری عربی مثالوں کا اردو معنی بھی لکھا گیا ہے۔  
ان شاء اللہ یہ کتاب علم صرف کے شائقین کے لیے ایک گراں قدر تخفہ اور  
مؤلف محترم ادیب شہیر حضرت علامہ مفتی محمد گل ریز مصباحی صاحب دام نظرہ کی جهد  
متواصل اور سعی چیزیں کا جیتا جا گتا نمونہ ثابت ہو گی۔

بحمدہ تعالیٰ اس سے پہلے بھی مؤلف موصوف کی کئی کاؤشیں منظر عام پر آچکی ہیں  
اور کئی نگارشات ہنوز منتظر طباعت ہیں اس طرح ان کی تالیفات و تصنیفات کا خوب  
صورت سلسلہ مفید سے مفید ترکی طرف روای دوال ہے۔  
اللہ عزوجل موصوف کی تصانیف کو قبول عام کا شرف بخشے، دنیا و آخرت میں  
جزے خیر عطا فرمائے، ان کے زور قلم میں اور اضافہ فرمائے۔

آمین بجاه سید المرسلین علیہ وعلی آلہ اکرم الصلوات و افضل  
التسلیم ۔

### بندہ عاصی

محمد ناظر القادری مصباحی  
خادم حب امّه قادریہ مجیدیہ بشیر العلوم  
قصبه بھونج پور ضلع مراد آباد یوپی  
۵ ریجمنڈی الاول ۱۴۳۷ھ  
مطابق ۱۵ افروری ۲۰۱۶ء بروز دوشنبہ مبارکہ

## باب افعال کے قواعد کا بیان

**قواعدہ (۱)۔** اگر باب افعال کے فاکلمہ کی جگہ دال یا ذال یا زا ہوتا ہے افعال کو دال سے بدل دیتے ہیں پھر یہاں تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ فاءے افعال دال ہوتا ہی تبدیل شدہ دال میں بطور وجوب مغم ہو جائے گا جیسے: إِذْعَى (اس ایک مرد نے چاہا) اصل میں إِذْتَعَى تھا فاءے افعال کی جگہ ذال آنے کی وجہ سے تاءے افعال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا إِذْعَى جگہ دال آنے کی وجہ سے تاءے افعال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیا اذْعَى ہو گیا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ فاءے افعال ذال ہوتا کبھی اس ذال کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے: إِذْكَرْ (اس ایک مرد نے یاد کیا) اصل میں إِذْتَكَرْ تھا فاءے افعال کی جگہ ذال آنے کی وجہ سے تاءے افعال کو دال سے بدل دیا اور افعال کے فاکلمہ ذال کو کبھی دال سے بدل دیا اب إِذْكَرْ ہوا، پھر پہلی دال کا دوسری دال میں ادغام کر دیا إِذْكَرْ ہو گیا۔

اور کبھی اس ذال کو برقرار رکھتے ہیں اور دال کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے: إِذْكَرْ (یاد کیا) اصل میں إِذْذَكَرْ تھا دال افعال کے تاکلمہ کی جگہ واقع ہوئی تو اسے ذال سے بدل دیا اور افعال کے فاکلمہ کی ذال کا دوسری ذال میں ادغام کر دیا إِذْكَرْ ہو گیا۔ اور کبھی بغیر ادغام کے دونوں کو باقی رکھتے ہیں جیسے: إِذْكَرْ۔

تیسرا صورت یہ ہے کہ فاءے افعال زا ہوتا کبھی دال کو زا کر کے زا کا زا میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے: إِزْجَرْ (اس ایک مرد نے ڈانٹا) اصل میں إِذْدَجَرْ تھا تو افعال کے تاکلمہ کی جگہ دال واقع ہوئی تو اسے بدل دیا اور زا کا زا میں ادغام کر دیا إِزْجَرْ ہو گیا۔

اور کبھی بغیر ادغام کے دونوں کو باقی رکھتے ہیں جیسے: إِزْدَجَرْ

**قواعدہ (۲)۔** اگر فاءے افعال کی جگہ صاد، ضاد، طایا طا ہوتا ہے افعال کو طا سے بدل دیتے ہیں، پھر یہاں چند صورتیں ہیں۔

اگر فاءے افعال طا ہوتا ہے افعال کو طا سے بدل کر فاءے افعال کی طا کا طا میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے: إِطْلَبْ (اس ایک مرد نے بے تکلف تلاش لیا) اصل میں إِطْتَلَبْ

تحا تو افعال کی تاکو طاسے بدلا اظطہلَب ہوا پھر ایک طا کا دوسرا طا میں ادغام کر دیا اظطہلَب ہو گیا۔

اگر فاءے افعال طا ہو تو کبھی اس کو طا کر کے طا میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے: اظطہلَم (اس ایک مرد نے ظلم برداشت کیا) اصل میں اظطہلَم تحا تو افعال کے تاکلمہ کی جگہ طا واقع ہوئی تو اسے طا سے بدل دیا اور طا کا طا میں ادغام کر دیا اظطہلَم ہو گیا۔

اور کبھی اس کے بر عکس طا کو ظا کر کے ظا کا ظا میں ادغام کر دیتے ہیں جیسے اظطہلَم (اس ایک مرد نے ظلم برداشت کیا) اصل میں اظطہلَم تحا تو افعال کے تاکلمہ کی جگہ طا واقع ہوئی اسے ظا سے بدل دیا اظطہلَم ہوا پھر ظا کا ظا میں ادغام کر دیا اظطہلَم ہو گیا۔ اور کبھی بغیر ادغام کے دونوں کو باقی رکھتے ہیں جیسے: اظطہلَم۔

اگر فاءے افعال کی جگہ صادیا ضاد ہو تو کبھی اس طا کو صادیا ضاد کر کے ادغام کرتے ہیں جیسے: اصَّبَر (اس ایک مرد نے صبر کیا) اصل میں اصَّطَبَر تحا افعال کے تاکلمہ کی جگہ طا واقع ہوئی تو اسے صاد سے بدل دیا اصَّصَبَر ہوا پھر پہلے صاد کا دوسرا صاد میں ادغام کر دیا اصَّبَر ہو گیا۔

اِضْرَب (اس ایک مرد نے حرکت کی) اصل میں اِضْطَرَب تحا افعال کے تاکلمہ کی جگہ طا واقع ہوئی تو اسے ضاد سے بدل دیا اِضْضَرَب ہوا پھر پہلے ضاد کا دوسرا ضاد میں ادغام کر دیا اِضْرَب ہو گیا۔ اور کبھی بغیر ادغام کے دونوں کو باقی رکھتے ہیں جیسے: اِضْطَبَر اور اِضْطَرَب (اس ایک مرد نے صبر کیا، اس ایک مرد نے حرکت کی)۔

قواعدہ (۳)- فاءے افعال کی جگہ اگر ”ثنا“ ہو تو تاءے افعال کو ”ثنا“ گرنا جائز ہے پھر ثنا کا ثنا میں ادغام کر دیا جائے جیسے ”إِثْارَ“ (اس ایک مرد نے قصاص لیا) اصل میں إِشْتَارَ تحا تو تاءے افعال کو ثنا سے بدل دیا اِشْتَار ہوا پھر پہلی ثنا کا دوسرا ثنا میں ادغام کر دیا اِثْثَار ہو گیا۔ فائدہ: یہاں پر ”ثنا“ کو ”تا“ سے بدل کر ”إِثْثَار“ اور ترک ادغام کے ساتھ یعنی ”إِشْتَار“ پڑھنا بھی جائز ہے مگر پہلی صورت فضح ہے اس لیے مصنف نے ان دونوں صورتوں سے صرف نظر کر لیا ہے۔

قواعدہ (۴)- اگر یعنی افعال کی جگہ تاء، ثنا، جیم، زاء، دال، ذال، سین، شین، صاد، ضاد طا، ظا ہو

جیسا کہ اختصار میں ایک مرد نے جھگڑا کیا) یا اہتمادی (راہ یاب ہوا) میں ہے (پہلی مثال میں افعال کے عین کلمہ کی جگہ صاد ہے اور دوسری مثال میں عین کلمہ کی جگہ دال ہے) تو تاے افعال کو عین افعال کا ہم جس کر کے مدغم کر دیتے ہیں اور اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں اور ہمزہ وصل گر جاتا ہے جیسے: خَصَّصَمْ (جھگڑا کیا) اور هَدَى (راہ یاب ہوا)، خَصَّصَمْ اصل میں اختصار تھا افعال کے عین کلمہ کی جگہ صاد واقع ہوا تو تاے افعال کو عین افعال یعنی صاد سے بدل دیا خَصَّصَمْ ہوا پھر پہلے صاد کی حرکت نقل کر کے خاکہ دیدی اور پہلے صاد کا دوسرے صاد میں ادغام کر دیا پھر ہمزہ وصل کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل گر گیا خَصَّصَمْ ہو گیا۔

**فائدہ:** علم الصیغہ کے متن میں صاد اور دال کی مثالیں مذکور ہیں جیسے اختصار، اہتمادی، باقی کی مثالیں یہ ہیں: اگر افعال کے عین کلمہ کی جگہ تا ہو جیسے: اِفْتَنَلْ (ٹرائی کی)، شا ہو جیسے: اِمْتَشَلْ (اطاعت کی)، جیم ہو جیسے: اِحْتَجَمْ (چھننا لگوایا)، زا ہو جیسے: اِعْتَزَلْ (کنارہ کش ہوا)، طا ہو جیسے: اِخْطَطَبْ (بیان کیا، خطبہ دیا)، ظا ہو جیسے: اِحْتَظَرْ باڑا، یا احاطہ تیار کیا، ذال ہو جیسے: اِبْتَدَلْ (ناجائز استعمال کیا)، سین ہو جیسے: اِبْتَسَمْ (مسکرایا)، شین ہو جیسے: اِنْتَشَرْ (پھیلا)، ضاد ہو جیسے: اِحْتَضَرْ (شہر میں رہا) تو ان میں بھی قاعدہ (۲) جاری کریں گے۔

**نوت:** قاعدہ (۲) میں را کی جگہ ”زا“ بے جدید اڈیشن میں زا کی جگہ را ہو گیا ہے، علم الصیغہ کے پرانے نسخوں میں زام موجود ہے اور حاشیہ میں مثال بھی ”اعْتَزَال“ کی ہے۔

ہَدَى اصل میں اہتمادی تھا افعال کے عین کلمہ کی جگہ دال واقع ہوئی تو تاے افعال کو عین افعال یعنی دال سے بدل دیا اہتمادی ہوا پھر پہلے دال کی حرکت نقل کر کے ہا کو دیدی اہتمادی ہوا، اور پہلی دال کا دوسری دال میں ادغام کر دیا پھر ہمزہ وصل کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل گر گیا اہتمادی ہو گیا۔ اور مضارع یَخِصُّمُ اور یَهِدِی ہو گا مگر مضارع میں فا کلمہ کو کسرہ دے کر یَخِصُّمُ اور یَهِدِی کہنا بھی جائز ہے، چنانچہ قرآن مجید میں یَخِصُّمُونَ اور یَهِدِی اس باب سے اسی طور پر آیا ہے اور اسم فاعل چونکہ فعل مضارع سے بتتا ہے اس لیے اس میں بھی فا پر فتح اور کسرہ دونوں تھجھ ہے نیز اس فا کلمہ پر میم کی تبعیت میں

نادرًا (بکھی بکھی) ضمہ بکھی آیا ہے، چنانچہ اسم فاعل میں "مُخَصِّصٌ" (بکھرنا والا)، "مُخْصِصٌ" اور "مُخْصِصٌ" تینوں جائز ہیں۔

### مہموز کے قواعد کا بیان

**قواعدہ (۱)** - وہ ہمزہ جو اکیلا اور ساکن ہوا قبل کی حرکت کے موافق ہو جاتا ہے جو اگرا (حرف علت سے بدل جاتا ہے) یعنی فتحہ کے بعد وہ ہمزہ الف، ضمہ کے بعد واو اور کسرہ کے بعد یا ہو جاتا ہے جیسے: رَأْسٌ (سر)، ذِيْبٌ (بھیڑا)، بُوْسٌ (سخت محتاج ہونا)۔ رَأْسٌ اصل میں رَأْسٌ تھا ہمزہ منفرد ساکنہ فتحہ کے بعد واقع ہوا تو اس کو حرف علت الف سے بدل دیا رَأْسٌ ہو گیا۔ ذِيْبٌ: اصل میں ذِيْبٌ تھا ہمزہ منفرد ساکنہ کسرہ کے بعد واقع ہوا تو اسے حرف علت یا سے بدل دیا ذِيْبٌ ہو گیا۔ بُوْسٌ اصل میں بُوْسٌ تھا ہمزہ منفرد ساکنہ ضمہ کے بعد واقع ہوا تو اسے حرف علت واؤ سے بدل دیا بُوْسٌ ہو گیا۔

**فائدہ:** بیان امثال میں ذِيْبٌ پر بُوْسٌ کو مقدم کرتے تو بیان قواعد کے مطابق امثال کی ترتیب ہو جاتی، مگر ایسا نہیں کیا گیا تاکہ الف اخت فتحہ اور یا اخت کسرہ جمع ہو جائیں، کیوں کہ ان کو علامت فضلہ ہونے میں ایک دوسرے سے گہرا اعلقہ ہے۔

**قواعدہ (۲)** - ہمزہ ساکنہ ہمزہ متخرکہ کے بعد واقع ہوا قبل کی حرکت کے مطابق وجوہا حرف علت سے بدل جائے گا جیسے: آمنَ أُوْمَنِ إِيمَانًا (اس نے امن دیا، اس کو امن دیا گیا، امن دینا)۔ آمنَ اصل میں آمنَ تھا ہمزہ ساکنہ ہمزہ متخرکہ کے بعد واقع ہوا تو اسے قبل فتحہ کی حرکت کے موافق الف سے بدل دیا آمنَ ہو گیا۔ أُوْمَنِ اصل میں أُوْمَنِ تھا ہمزہ ساکنہ ہمزہ متخرکہ کے بعد واقع ہوا تو اسے حرف علت واؤ سے بدل دیا أُوْمَنِ ہو گیا۔ إِيمَانًا اصل میں إِيمَانًا تھا ہمزہ ساکنہ ہمزہ متخرکہ مکسورہ کے بعد واقع ہوا تو اسے حرف علت یا سے بدل دیا إِيمَانًا ہو گیا۔

**قواعدہ (۳)** - ہمزہ منفرد مفتوحہ ضمہ کے بعد واو اور کسرہ کے بعد یا ہو جاتا ہے جو اگرا جیسے: جُوْنُ (جمع جُوْنَةٌ بمعنی عطر دان) میَرٌ (ذخیرہ کی ہوئی خوراک، چپلی، عداوت، واحد الْمِيَرُهُ)۔ جُوْنُ اصل میں جُوْنُ تھا ہمزہ منفرد مفتوحہ ضمہ کے بعد واقع ہوا تو اسے واو سے بدل دیا جُوْنُ ہو گیا، میَرٌ اصل میں میَرٌ تھا ہمزہ منفرد مفتوحہ کسرہ کے بعد واقع ہوا تو

اسے ماقبل کسرہ کے مطابق یا سے بدل دیا میزہ ہو گیا۔

**قواعدہ (۲)** - دو ہمزہ متحرکہ میں سے کوئی ایک مکسور ہو تو دوسرا والا جواز آیا ہو جاتا ہے جیسے: بجائے (آنے والا) اور آئیٹھ (امام کی جمع ہے) اور اگر دونوں ہمزہ میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو تو دوسرا ہمزہ واؤ سے بدل جائے گا جیسے: آوادِم (آدم کی جمع ہے) اُو مِل (میں امید کرتا ہوں)۔ بجائے اصل میں بھای ء تھا یا الف فاعل کے بعد واقع ہوتی تو اسے ہمزہ سے بدل دیا جائے ہو گیا پھر چوتھا قاعدہ پایا گیا کہ دو ہمزہ متحرکہ میں سے کوئی ایک مکسور ہو تو دوسرا ہمزہ یا سے بدل جاتا ہے لہذا اب بجائے ہو گیا پھر قاضیں کا قاعدہ پایا گیا یعنی یا پر ضمہ دشوار رکھتے ہوئے ساکن کر دیا اجتماع سائینس ہواتنوں اور یا کے درمیان یا گرگئی بجائے ہو گیا۔

**نوت:** - "اُکْرِمٌ" ("أَكْرِمٌ" کی اصل) میں خلاف قیاس حذف لازم ہے۔

بجائے میں تخفیف کا قاعدہ سیبویہ کے نزدیک جاری ہے ورنہ خلیل کے نزدیک اس میں قلب مکانی کیا گیا ہے یعنی عین کولام کی جگہ اور لام کو عین کی جگہ رکھا گیا تو بجائے سے بجائے ہو گیا پھر یا قاضیں کے قاعدہ سے ساقط ہو گئی بجائے ہوا گویا کہ خلیل کے نزدیک چوتھا قاعدہ جاری نہیں ہوا ہے کیوں کہ اس میں دو ہمزہ جمع ہی نہیں ہوئے ہیں اس لیے کہ خلیل کے نزدیک "بجائے" اصل میں بجائے ء" تھا قلب مکانی کر کے "یا" کو ہمزہ کی جگہ اور ہمزہ کو "یا" کی جگہ پر لایا گیا تو بجائے ہو گا پھر قاضیں کا قاعدہ جاری ہوا یعنی یا پر ضمہ دشوار رکھتے ہوئے ساکن کر دیا اجتماع سائینس ہواتنوں اور یا کے درمیان یا گرگئی بجائے ہو گیا۔ خلیل کہتے ہیں کہ اگر قلب مکانی نہ کریں تو اجتماع ہمزتین لازم آئے گا جو مکروہ ہے اور قلب مکانی میں قلت تغیر ہے لہذا یہ راجح ہے مصنف علیہ الرحمة نے قاعدہ (۲) کی مثال میں بجائے ذکر کر کے سیبویہ کے قول کو ترجیح دی ہے کیوں کہ قلب مکانی میں اگرچہ قلت تغیر ہے مگر یہ خلاف قیاس ہے۔

ائیمہ امام کی جمع ہے اصل میں ائمہ تھا پہلے میم کی حرکت ماقبل ہمزہ کو دیدی میم کا دوسرا پہلی میم میں ادغام کر دیا ائمہ ہو گیا پھر چوتھا قاعدہ پایا گیا کہ دو ہمزہ متحرکہ میں سے کوئی مکسور ہو تو دوسرا والا ہمزہ یا ہو جاتا ہے لہذا ایمہ ہو گیا۔

**نوت:** صرفیوں نے جب دو ہمزہ میں سے کوئی ایک مکسور ہو تو دوسراے والے ہمزہ کے یا

## علم صرف کے آسان قواعد

ہوجانے کو وجوبی کہا ہے مگر ان کا یہ قول درست نہیں ہے کیونکہ لفظ ائمَّةُ قرآن پاک میں ہمزہ دوم کے ساتھ بھی آیا ہے، اگر یہ قاعدہ وجوبی ہوتا تو قرآن میں دوسرے ہمزہ کے بجائے ”ی“ ہوتی، لہذا معلوم ہوا کہ قاعدة مذکورہ جوازی ہے جیسے کہ قرآن میں ہے ”وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدِيْنَ“۔

اوَادِمُ اصل میں آءَادِمُ تھا دونوں ہمزہ متحرکہ میں سے کوئی بھی مکسور نہیں ہے لہذا دوسرے ہمزے کو واو سے بدل دیا اوَادِمُ ہو گیا۔

اوَمِلُ اصل میں أَمِلُ تھا دونوں ہمزہ متحرکہ میں سے کوئی بھی مکسور نہیں ہے تو دوسرے ہمزہ کو واو سے بدل دیا اوَمِلُ ہو گیا۔

سوال: ائمَّةُ میں قاعدہ نمبر دو نہیں جاری کیا گیا بلکہ ادغام کیا گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اس میں چند جو ہات کی بنابر ادغام کو تخفیف پر ترجیح دی گئی:

(۱)- اس میں تخفیف کا قاعدہ شروع میں جاری ہوتا ہے اور ادغام کا آخر میں اور کلمہ کے آخر میں تبدیلی اولی ہوتی ہے اس لیے ادغام کا قاعدہ جاری کیا گیا۔

(۲)- التباس کے خوف سے یعنی اگر ہمزہ دوم کو قاعدہ نمبر دو سے الف کرتے اور ادغام کرتے تو آئمَّہ ہوجاتا اور آمَّیاُمُ کے اسم فاعل سے التباس ہوتا۔

(۳)- تاکہ ائمَّہ ان اوزانِ جمع کے موافق ہوجائے جو مضاعف سے آئے ہیں جیسے: آعِنَّہ وَ آشَقَّہ۔

قاعدہ (۵)- ہمزہ واو اور یا نے مدد زائدہ اور یا نے تصیر کے بعد واقع ہو تو وہ ہمزہ جو اگر ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل جاتا ہے اور پھر ماقبل کا حرف علت میں ادغام کر دیا جاتا ہے جیسے: مَقْرُوْةً (پڑھی ہوئی) خَطِيْةً (گناہ) اُفَيْسٌ جو افْئِسٌ کی تصیر ہے اور افْؤُسٌ وَ فُؤُسٌ، فَأَسٌ کی جمع ہے جس کے معنی ہیں کلہڑی۔ مَقْرُوْةً اصل میں مَقْرُوْنَ تھا ہمزہ واو مدد زائدہ کے بعد واقع ہوا تو اس ہمزہ کو واو سے بدل دیا مَقْرُوْنَ ہوا پھر پہلے واو کا دوسرے میں ادغام کر دیا مَقْرُوْنَ ہو گیا، خَطِيْةً اصل میں خَطِيْةً تھا ہمزہ اس میں یا نے مدد زائدہ کے بعد واقع ہوا تو اس ہمزہ کو یا نے بدل دیا خَطِيْةً ہوا پھر پہلی یا کا دوسری یا میں ادغام کر دیا خَطِيْةً ہو گیا، اُفَيْسٌ اصل میں اُفَيْسٌ تھا ہمزہ یا نے تصیر کے بعد واقع

ہوا تو اسے ماقبل یا کے مطابق یا سے بدل دیا اُفیشیں ہوا پھر پہلی یا کا دوسرا یا میں ادغام کر دیا اُفیشیں ہو گیا۔

**قواعدہ (۶)۔** الف مفاظ کے بعد اگر ہمزہ یا سے پہلے واقع ہو تو اس ہمزہ کو یا مفتوحہ سے بدل دیا جاتا ہے اور یا کو الف سے بدل دیا جاتا ہے جیسے: خَطَايَا جو کہ خَطِيئَةٌ کی جمع ہے اصل میں خَطَايَءٌ تھا یا الف جمع کے بعد طرف سے پہلے واقع ہوئی تو وہ یا ہمزہ ہو گئی خَطَايَءٌ ہو گیا پھر قاعدة (۲) پایا گیا کہ دو ہمزہ متحرکہ میں سے کوئی ایک مکسر ہو تو دوسرا ہمزہ کو یا سے بدل دیتے ہیں لہذا دوسرا ہمزہ کو یا سے بدل دیا خَطَايَءٌ ہو گیا پھر قاعدة (۶) پایا گیا کہ ہمزہ الف مفاظ کے بعد یا سے پہلے واقع ہو تو اس ہمزہ کو یا مفتوحہ سے اور یا کو الف سے بدل دیتے ہیں لہذا خَطَايَا ہو گیا۔

**فائدہ:** سیبوبیہ اور خلیل خَطَايَا کی اصل اول (خَطَايَءٌ) میں متفق ہیں مگر اصل ثانی میں مختلف ہیں سیبوبیہ کے نزدیک اصل ثانی خَطَايَءٌ ہے جیسا کہ متن میں مذکور ہے مگر خلیل کے نزدیک خَطَايَءٌ میں قلب مکانی کر کے اس کو خَطَائِی بنایا گیا اور پھر اس میں قاعدة نمبر (۶) جاری کیا گیا مصنف نے سیبوبیہ کے مذہب کو اختیار کیا کیوں کہ عرب سے ”اللَّهُمْ اغْفِرْ لِي خَطَايَءِ“ مسموع ہے جس سے معلوم ہوا کہ اس میں قلب مکانی نہیں کیا گیا۔

**قواعدہ (۷)۔** جو ہمزہ متحرکہ حرف ساکن، غیر مدد زائدہ اور غیر یائے تصغیر کے بعد واقع ہو تو اس ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو جوازِ حذف کر دیا جاتا ہے جیسے: يَسْأَلُ (وہ مانگتا ہے) اصل میں يَسْأَلُ تھا ہمزہ متحرک حرف ساکن کے بعد واقع ہو تو اس کی حرکت ماقبل سین کو دیدی اور ہمزہ کو حذف کر دیا جو از ایتسلُ ہو گیا۔ قَدْ فَلَحَ (تحقیق کہ وہ فلاح پا گیا) اصل میں قَدْ اَفْلَحَ تھا ہمزہ متحرکہ حرف ساکن دال کے بعد واقع ہو تو اس کی حرکت ماقبل دال کو دیدی اور ہمزہ جوازِ حذف ہو گیا قَدْ فَلَحَ ہو گیا۔ يَرِي میخَاهَ (وہ اپنے بھائی کو تیر مارتا ہے) اصل میں يَرِي میخَاهَ تھا ہمزہ متحرکہ یا نہ ساکنہ غیر مدد زائدہ کے بعد واقع ہوئی تو اس کی حرکت ماقبل یا کو دیدی اور ہمزہ حذف ہو گیا جو از يَرِي میخَاهَ ہو گیا۔

**قواعدہ (۸)۔** يَرِي (مضارع معروف) يُرِي (مضارع مجہول) اور رویت مصدر کے تمام افعال (مثلاً ماضی، مضارع امر نہی) میں یہ قاعدة یعنی ہمزہ کو حذف کرنا اور اس کی حرکت ماقبل

## علم صرف کے آسان قواعد

کو دینا و جو بی طور پر مستعمل ہے کیوں کہ روایت سے مشتق افعال عرب کے محاورات اور ان کی زبان میں کثرت کے ساتھ موجود ہیں اور کثرت مقتضی تخفیف ہے لہذا تخفیف کی وجہ سے ہمزہ وجود با حذف ہو جائے گا لیکن روایت کے اسماء مشتقہ میں یہ قاعدة و جو بی طور پر مستعمل نہیں ہے اسی لیے مَرْأَةٌ (دیکھنے کی جگہ یا وقت) اسم ظرف اور مصدر میمی مَرْأَةٌ (آئینہ) اسم آلہ اور مَرْأَةٌ (دیکھا ہوا) اسم مفعول میں ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو حذف کرنا جائز ہے واجب نہیں ہے۔

قاعدہ (۹)۔ اگر ہمزہ متحرک کسی حرف متحرک کے بعد واقع ہو تو اس میں بین بین قریب و بعد دنوں جائز ہیں ہمزہ کو اس کے مخرج اور اس کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین قریب اور مشہور ہے، اور ہمزہ کو اس کے مخرج اور ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین بین بعد اور غیر مشہور کہلاتا ہے، مثلاً سَأَلَ (اس نے ما لگا) میں بین بین قریب اور بعد دنوں صورتیں جائز ہیں ہمزہ کو ہمزہ کے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین قریب ہے اور بعد کی صورت میں بھی اسی طرح پڑھا جائے گا کیوں کہ ہمزہ خود مفتوح ہے اور ہمزہ کاماقبل بھی مفتوح ہے، سَيِّمَ (آٹتا گیا) میں بین بین قریب کی صورت میں ہمزہ کو اس کے مخرج اور یا کے مخرج کے درمیان پڑھا جائے گا اور بعد کی صورت میں ہمزہ کو اس کے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان پڑھا جائے گا لَؤُمَ (کمینہ ہوا) میں ہمزہ کو اپنے مخرج اور واو کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین قریب ہے، الف اور ہمزہ کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین بعد ہے۔

اور الف کے بعد ہمزہ میں بین بین قریب (مشہور) جائز ہوتا ہے کیوں کہ ہمزہ کا ماقبل ساکن ہے (یعنی اگر الف کے بعد ہمزہ متحرک واقع ہو تو ہمزہ میں بین بین قریب جائز ہے لہذا اگر ہمزہ مفتوح ہے تو الف اور ہمزہ کے درمیان پڑھیں گے جیسے ”قُرَاءَ“ اور اگر مضموم ہے تو واو اور ہمزہ کے درمیان پڑھیں گے اور اگر ہمزہ مکسور ہے تو یا اور ہمزہ کے درمیان پڑھیں گے) اور غیر مشہور وہاں جائز ہوتا ہے جہاں ماقبل متحرک ہو مثلاً سَائِلَ میں ہمزہ کو اس کے اپنے مخرج اور اپنی حرکت کے موافق حرف علت یعنی الف کے مخرج کے درمیان

پڑھ سکتے ہیں۔

قواعدہ (۱۰) - جب ہمزہ قطعی سے پہلے ہمزہ استفہام آئے جیسے : **أَنْتُمْ** (کیا تم)، **أَيْلُ** (کیا اونٹ) تو اس میں تین صورتیں جائز ہیں (۱) دوسرے ہمزہ کو قاعدة تحفیف کے مطابق تبدیل کرنا یعنی دوسرے ہمزہ کو واو کر کے **أَوْنْتُمْ** **أَوْيِلُ** پڑھ سکتے ہیں (۲) تین ہیں قریب اور تین ہیں بعید دونوں جائز ہیں (۳) دو ہمزہ کے درمیان الف فاصل لے آنا جیسے : **أَنْتُمْ كَمِينْ**

### معقل کے قواعد کا کیاں

قواعدہ (۱) - ہروہ واو جو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان ہو یا ایسے کلمہ کے علامت مضارع مفتوحہ اور فتحہ کے درمیان ہو جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو ایسا واو گرجاتا ہے جیسے : **يَعِدُ** ( وعدہ کرتا ہے )، **يَهَبُ** ( دیتا ہے )، **يَسْعُ** ( وہ کشادہ ہوتا ہے ) وغیرہ۔ **يَعِدُ** : اصل میں **يَوْعِدُ** تھا واو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوا تو قاعدة کے مطابق واو جو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہو وہ واو گر جاتا ہے لہذا وہ واو گر گیا یا **يَعِدُ** ہو گیا۔ **يَهَبُ** اصل میں **يَوْهَبُ** تھا واو علامت مضارع مفتوحہ اور ایسے فتحہ کے درمیان واقع ہوا جس میں عین کلمہ حروف حلقی میں سے ہے تو قاعدة کے مطابق واو گر گیا **يَهَبُ** ہو گیا۔ **يَسْعُ** اصل میں **يَوْسَعُ** تھا واو علامت مضارع مفتوحہ اور ایسے فتحہ کے درمیان واقع ہوا کہ جس کلمہ کا لام کلمہ ”عین“ حرف حلقی ہے تو قاعدة کے مطابق واو گر گیا پھر **يَسْعُ** ہو گیا۔

اب یہاں سے مصنف ان صرفیوں کا رد فرمائے ہیں جو کہ اصل قاعدة یا میں جاری کرتے ہیں اور مضارع کے دوسرے صیغوں کو اس کے تابع کرتے ہیں یعنی وہ کہتے ہیں کہ ہروہ واو جو یا اور کلمہ مکسورہ کے درمیان واقع ہو تو وہ واو گرجائے گا جیسے **يَعِدُ** اصل میں **يَوْعِدُ** تھا تو واو علامت مضارع مفتوحہ یا اور کلمہ مکسور العین کے درمیان واقع ہوا تو اس واو کو گردایا یا **يَعِدُ** ہو گیا۔ لیکن جب ان پر اعتراض ہوا کہ **تَعَدُّ أَعْدُ** میں بھی واو ہے لیکن یا ے مفتوحہ اور عین کلمہ کے درمیان نہیں ہے بلکہ علامت مضارع مفتوحہ اور کلمہ مکسور العین کے درمیان ہے اور یہاں بھی واو کو گردایا ہے تو یہاں کیا جواب ہو گا؟ تو صرفیوں نے اس کا جواب

دیتے ہوئے کہا کہ جب واویؤ عدُّ سے گرگیا تو اس کے تابع کرتے ہوئے تَعِدُّ اَعْدُ نَعْدُ سے بھی گردا یا اگرچہ قaudہ کے مطابق واویاے مفتوحہ اور کلمہ مکسورہ عین کے درمیان نہیں ہے۔ تو مصنف نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بلاوجہ کا تکلف ہے اور ایک کو دوسرے کے تابع کر کے واو کو حذف کرنا ہے درست قaudہ وہی ہے جو ہم نے بیان کیا اور علامت مصادر یا کے بجائے مطلقاً ”علامت مصادر“ کہا، کیوں کہ اس قaudہ میں ایک کو دوسرے کے تابع کرنا پڑھتا ہے اور ہمارا قaudہ ایسا نہیں ہے بلکہ سب پر اس کی تعریف صادق آتی ہے۔

اسی طرح یہب اور یسُعُ کے ذریعہ جب ان پر اعتراض ہوا کہ آپ کے قaudہ کے مطابق یہاں واو کلمہ مکسورہ عین کے درمیان نہیں ہے بلکہ ایسا کلمہ مفتوحہ کے درمیان ہے جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہے اور وہ مفتوح ہے پھر بھی واو کو گردایا ہے حالانکہ آپ کے قaudہ کے مطابق واو کو گرنا نہیں چاہیے تھا تو بعض صرفیوں نے اس کا جواب یہ دیا یہ یہب اور یسُعُ اصل میں یوہب اور یسُعُ تھے حروف حلقی کی رعایت کرتے ہوئے عین کلمہ کو فتحہ دیدیا یہب یسُعُ ہو گیا۔ مصنف فرماتے ہیں کہ ان کی یہ بیکار کی فضول باتیں ہیں درست قaudہ وہی ہے جو ہم نے بیان کیا اور ہمارے اس قaudہ کی تائید ”منظوم نیک“ کتاب کے مصنف نے اپنی کتاب میں بھی کی ہے۔

قادہ (۲)۔ جو مصدر فِعلٌ کے وزن پر ہو (اور اس کے فالکلمہ کی جگہ واو ہو تو) اس کے فالکلمہ کا واو حذف ہو جاتا ہے مگر مفتوح العین میں بھی کبھی فتحہ بھی دیتے ہیں اور تا اس کے آخر میں زیادہ کر دیتے ہیں جیسے: عَدَةً ( وعدہ کرنا )، زِنَةً ( وزن کرنا )، سَعَةً ( کشادہ ہونا ) جو اصل میں وِعْدٌ وِزْنٌ وِسْعٌ تھے۔ عَدَةً اصل میں وِعْدٌ تھا اور یہ فِعلٌ کے وزن پر مصدر رہے تو قaudہ کے مطابق اس کے واو کو حذف کر دیا اور تا اس کے آخر میں بڑھادی عَدَةً ہو گیا۔ زِنَةً اصل میں وِزْنٌ تھا اور یہ فِعلٌ کے وزن پر مصدر رہے تو قaudہ کے مطابق کہ فالکلمہ واو ہو تو وہ گرجاتا ہے لہذا واو گرگیا پھر زا کو کسرہ دیدیا اور تا اس واو کے عوض آخر میں زیادہ کر دی زِنَةً ہو گیا۔ سَعَةً اصل میں وِسْعٌ تھا اور یہ فِعلٌ کے وزن پر مصدر رہے تو قaudہ کے مطابق کہ مصدر کا فالکلمہ واو ہو تو وہ گرجاتا ہے لہذا واو گرگیا سَعَهُ ہو گیا پھر سین کو کسرہ دے دیا اور تا اس

## علم صرف کے آسان قواعد

کے آخر میں زیادہ کردی سُعَةٌ ہو گیا مگر جس کا عین کلمہ مضارع میں مفتوح ہو تو فتحہ بھی دیتے ہیں تو یہاں وَسَعَ میں سین عین کلمہ ہے جو کہ مضارع میں باب (ف) سے ہونے کی بنابر مفتوح ہوتا ہے لہذا ایک طرح سے اس میں سُعَةٌ بھی کہ سکتے ہیں۔

قاعدہ (۳) - واو ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد یا ہو جاتا ہے جیسے: مِيْعَادُ (وقتِ مقرر) نہ کہ إِجْلَوَادُ (تیز چلنا) اور یا ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واو ہو جائے گی جیسے: مُؤْسِرٌ (دولت مند) نہ کہ مُيْزَ (فوقیت دیا گیا) اور الف ضمہ کے بعد واو ہو جائے گا جیسے: قُوْتَلَ (لڑائی کی گئی) اور کسرہ کے بعد یا ہو جائے گا جیسے: مَخَارِيْبُ، مَحْرَابُ کی جمع ہے۔

مِيْعَادُ اصل میں مِيْعَادُ تھا وَاو ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد واقع ہوا تو اسے یا سے بدل دیا مِيْعَادُ ہو گیا۔ إِجْلَوَادُ میں بھی واو کسرہ کے بعد واقع ہے لیکن یا سے نہیں بدل کیوں کہ یہاں واو مدغم ہے اور مدغم میں واو یا نہیں ہوتا ہے۔ مُؤْسِرٌ اصل میں مُيْسِرٌ تھا یا سے ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واقع ہوئی تو اسے واو سے بدل دیا مُؤْسِرٌ ہو گیا۔ مُيْزَ میں بھی یا ضمہ کے بعد واقع ہے پھر بھی یا واو سے نہیں بدل کیوں کہ یہاں یا مدغم ہے اور مدغم میں ضمہ کے بعد یا واو سے نہیں بدل جاتی ہے۔ قُوْتَلَ اصل میں قُاتِلَ تھا الف ضمہ کے بعد واقع ہوا تو اسے واو سے بدل دیا قُوْتَلَ ہو گیا۔ مَخَارِيْبُ اصل میں مَخَارِبُ تھا الف کسرہ کے بعد واقع ہوا تو اسے یا سے بدل دیا مَخَارِيْبُ ہو گیا۔

قاعدہ (۴) - جو واو اور یا اصلی باب افتغال کے فالکلمہ کی جگہ واقع ہوں تو وہ تا ہو کر باب افتغال کے تامیں ادغام پا جاتے ہیں جیسے: إِنْقَدَ (جلاء) اصل میں إِنْتَقَدٌ تھا وَاو اصلی افتغال کے فالکلمہ کی جگہ واقع ہوا تو اسے تا سے بدل دیا اشْتَقَدَ ہو گیا پھر دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے تو پہلی تا کا دوسری تا میں ادغام کردیا اشْتَقَدَ ہو گیا۔ اور إِتَّسَرَ (جوئے کے ذبیحہ کے گوشت کو باہم تقسیم کیا) اصل میں إِيْتَسَرٌ تھا یا اصلی افتغال کے فالکلمہ کی جگہ واقع ہوئی تو اسے تا سے بدل دیا اشْتَسَرَ ہو گیا پھر دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے تو پہلی تا کا دوسری تا میں ادغام کردیا اشْتَسَرَ ہو گیا۔

قاعدہ (۵) - واو مضموم اور مكسور شروع میں ہو یا واو مضموم در میان کلمہ میں ہو تو جوازِ واو وَاو ہمزہ ہو جائے گا جیسے: أُجُوْهُ (چہرے) اصل میں وُجُوْهٌ تھا وَاو مضموم شروع کلمہ میں واقع

ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیاً مجھوہ ہو گیا۔ اشائیں (ہار) اصل میں و شائیں تھا و ا مکسور شروع کلمہ میں واقع ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا اشائیں ہو گیا۔ اُقیٰٹ (اس ایک عورت کا وقت مقرر کیا گیا) اصل میں و ُقیٰٹ تھا و ا مضموم شروع کلمہ میں واقع ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا اُقیٰٹ ہو گیا۔ آڈُر (دائر کی جمع، گھر) اصل میں آڈُر تھا و ا مضموم درمیان کلمہ میں واقع ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا آڈُر ہو گیا۔ آحد (ایک) اصل میں و حد تھا و ا مفتوح شروع میں واقع ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا آحد ہو گیا۔ آناء (وقار، سست عورت) اصل میں و ناء تھا و ا مفتوح شروع کلمہ میں واقع ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا آناء ہو گیا۔ لیکن وا مفتوح کو ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے۔

قانون (۲)۔ جب دو و ا متحرک کلمہ کے شروع میں آجائیں تو پہلا والا و جو بہ ہمزہ ہو جائے گا جیسے: آ و ا صل اصل میں و و ا صل تھا جو کہ و ا صل (جوڑنے والی) کی جمع ہے اور او و یصل اصل میں و و و یصل تھا اور و و یصل و ا صل (جوڑنے والا) کی تغیر ہے۔ آ و ا صل اصل میں و و ا صل تھا دو و ا متحرک کلمہ کے شروع میں جمع ہوئے تو پہلے والے کو و جو بہ ہمزہ سے بدل دیا او و ا صل ہو گیا۔ او و یصل اصل میں و و و یصل تھا دو و ا متحرک کلمہ کے شروع میں واقع ہوئے تو پہلے والے کو و جو بہ ہمزہ سے بدل دیا او و ا صل ہو گیا۔

قانون (۷)۔ وا و ا ریا متحرک فتح کے بعد الف ہو جاتے ہیں لیکن چند شرطوں کے ساتھ یعنی اگر یہ شرطیں نہ پائی جائیں گی تو ان وا و ا ریا کو فتح کے بعد الف سے نہ بد لیں گے۔

(۱)۔ وہ وا و ا ریا کلمہ کی جگہ واقع نہ ہوں تو وہ وا و ا ریا الف سے بدل جائیں گے لیکن اگر فا کلمہ کی جگہ واقع ہیں تو ان وا و ا ریا کو الف سے نہیں بدلیں گے جیسے: فو عَد (تو اس نے وعد کیا)، تَوْفِی (وفات دی)، تَيَسَّر (آسان ہوا) فو عَد میں وا و ا الف سے نہیں بدلا کیوں کہ یہاں پہلی شرط مفقود ہے کہ فا کلمہ وا و ا ریا نہ ہو اور یہاں فا کلمہ وا و ا ہے لہذا وا و ا الف سے نہیں بدلا۔ تَوْفِی میں بھی وا و ا حرف متحرک کے بعد الف سے نہیں بدلا ہے کیوں کہ وا و ا یہاں بھی پہلی شرط کے مطابق فعل کا فا کلمہ بن رہا ہے۔ تَيَسَّر میں بھی یا کو ما قبل مفتوح ہونے کے باوجود الف سے نہیں بدلا کیوں کہ یا فعل کا فا کلمہ واقع ہے تو یہاں بھی یا کو الف سے نہیں بدلا جائے گا۔

## علم صرف کے آسان قواعد

(۲)- یہ ہے کہ وہ واو اور یا لفیف کا عین کلمہ نہ ہوں اگر لفیف کا عین کلمہ ہوں تو انھیں بھی ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود الاف سے نہیں بدلا جائے گا جیسے: طوی (لپیٹا) حی (زندہ ہوا)، طوی لفیف مقرن ہے اور یہاں طوی میں واو حرف علت عین کلمہ کی جگہ واقع ہے لہذا ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود اس واو کو الاف سے نہیں بدلا جائے گا۔ حی لفیف مقرن ہے جس میں دو حرف علت متصل ہیں تو یہاں حی میں پہلا یا عین کلمہ کی جگہ واقع ہے تو اسے بھی ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود الاف سے نہیں بدلا جائے گا بلکہ اصل پر طوی اور حی برقرار رہے گا۔

(۳)- یہ ہے کہ واو اور یا تحرک فتح کے بعد الاف ہو جاتے ہیں جبکہ واو اور یا تشنیہ کے الاف سے پہلے نہ ہوں اگر تشنیہ کے الاف سے پہلے ہیں تو ان کو الاف سے نہیں بدلا جائے گا جسے: دَعَوَا (ان دونے بلا یا) رَمَيَا (ان دونے تیر پھینکا)، دَعَوَا میں واو کو الاف سے نہیں بدلا جائے گا کیوں کہ اگر واو کو الاف سے بدل دیا جائے تو صیغہ واحد دعا سے التباس ہو جائے گا اور دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں رہے گا۔ رَمَيَا میں بھی یا کو ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود الاف سے نہیں بدلا جائے گا اگرچہ رَمَيَا کو بدلنے کی صورت میں رَمَما لکھا جائے گا اور واحد رَمَیٰ ہو گا لیکن واو پر محمول کرتے ہوئے رَمَيَا کے اندر بھی تعلیل نہیں کی گئی۔

(۴)- یہ ہے کہ واو اور یا تحرک فتح کے بعد الاف ہو جاتے ہیں جبکہ واو اور یا یا مدد زائدہ سے پہلے نہ ہوں اگر مدد زائدہ سے پہلے ہیں تو واو اور یا کو الاف سے نہیں بدلا جائے گا جیسے: طوِیل (لبایا) غَیُور (غیرت مند) غَیَابَة (پست زمین)۔ طوِیل میں واو مدد زائدہ سے پہلے واقع ہے اور مدد یا ہے، غَیُور میں بھی یا، مدد زائدہ واو سے پہلے واقع ہے تو اس یا کو بھی الاف سے نہیں بدلا جائے گا، غَیَابَة میں بھی یا الاف مدد زائدہ سے پہلے واقع ہے لہذا اسے بھی الاف سے نہیں بدلا جائے گا کیوں کہ ان حروف میں واو اور یا کی حرکت سے ان کے بعد والا حرف مدد ہوا اگر یہ واو اور یا الاف ہو جائیں تو ماقبل الاف چوں کہ ساکن ہو گیا تواب ما قبل میں کوئی حرکت نہ ہونے کے سبب خالی مدد رہ جائے گا جو کہ درست نہیں ہے۔ فَعَلُوا یَقْعُلُونَ تَفْعُلُونَ کا واو اور تفعیلین کی یا کلمہ جدا گانہ ہیں اور فعل کا فعل ہیں لہذا ان سے پہلے واو اور یا الاف ہو جائیں گے جب الاف ہو جائیں گے تو اجتماع ساکنین ہو گا واو اور الاف یا

## علم صرف کے آسان قواعد

اور الف کے درمیان تو یہ واو اور یا الف ہو کر گر جائیں گے جیسے: دَعْوَا (ان سب نے بلا یا) اصل میں دَعْوُو، یَخْشُونَ (وہ سب ڈرتے ہیں) اصل میں يَخْشِيُونَ تھا، تَخْشُونَ (تم سب ڈرتے ہو) اصل میں تَخْشِيُونَ تھے، تَخْشِيْنَ (تو ڈرتی ہے) اصل میں تَخْشِيْنَ تھا، تو ان میں واو اور یا جو کہ اصلی حرف سے پہلے ہیں اور متحرک ہیں تو وہ واو اور یا ماقبل متحرک ہونے کی وجہ سے الف سے بدل گئے پھر اجتماع ساکنین ہوا الف اور واو کے درمیان یا الف اور یا کے درمیان الف گر گیا پھر دَعْوَا یَخْشُونَ، تَخْشُونَ تَخْشِيْنَ ہو گے۔

اعتراض: صیغہ جمع مذکر غائب ماضی دَعْوُوا، جمع مذکر غائب مضارع يَخْشِيُونَ، جمع مذکر حاضر تَخْشِيُونَ، اور واحد مؤنث حاضر تَخْشِيْنَ میں واو اور یا کو الف سے نہیں بدلتا چاہیے کیوں کہ شرط کے مطابق ان میں واو اور یا مادہ زائد سے پہلے واقع ہیں اور جب واو اور یا مادہ زائد سے پہلے واقع ہوں تو انہیں الف سے کیوں نہیں بدلتے ہیں؟۔

جواب : ان صیغوں میں واو اور یا ساکنہ مادہ زائد نہیں بلکہ کلمہ جدا گانہ ہیں اور فعل کے فاعل ہیں لہذا ان سے پہلے واو اور یا الف ہو کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جائیں گے۔

(۵)- یہ ہے کہ وہ واو اور یا، یا مشد داور نون تاکید سے پہلے نہ ہوں اگر وہ واو اور یا نون تاکید یا یا مشد دے سے پہلے ہیں تو ان کو الف سے نہیں بدليں گے تاکہ یا سے پہلے کسرہ مطلوبہ باقی رہے اور جہاں نون کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے مفتوح باقی رہے اور خلاف وضع نہ لازم آئے جیسے: عَلَوْيٌ (آسمانی) إِخْشَيْنَ (تو ضرور ڈر) تو ان میں واو اور یا متحرک ہیں اور ماقبل مفتوح ہے پھر بھی الف سے نہیں بدلا کیوں کہ پہلی مثال میں واو یا مشد دے سے پہلے اور دوسری مثال میں یا نون تاکید سے پہلے ہے۔

(۶)- یہ ہے کہ ایسے کلمہ میں جہاں واو اور یا متحرک ہوں اور حرف مفتوح کے بعد واقع ہوں تو الف سے بدل جائیں گے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ لون و عیب کے معنی میں نہ ہو اگر لون و عیب کے معنی میں ہے تو اس میں ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود واو اور یا کو الف سے نہیں بدليں گے کیوں کہ لون عیب کے لیے زیادہ ترباب افعال اور افعیال آتا ہے لہذا جہاں یہ معنی کسی دوسرے باب میں آئے گا۔ اگرچہ مجرد کیوں نہ ہو۔ ان میں سے کسی ایک کی فرع کہلانے گا چونکہ باب افعال و افعیال مثلاً اضیڈ و اعوّاز، میں واو یا ماء میں الف سے

## علم صرف کے آسان قواعد

تبديل نہیں ہو سکتیں تو عور (یک چشم ہوا) صید (متکبر ہوا، ٹیہی گردن والا ہوا) میں بھی نہیں ہوں گی ایضاً عالم لامضیں۔

(۷)- یہ ہے کہ وہ کلمہ جس میں واو اور یا ہیں وہ فعالان کے وزن پر نہ ہو اگر وہ کلمہ فعالان کے وزن پر ہے تو اس میں بھی واو اور یا کو الف سے نہیں بدلیں گے جیسے: دَوَّارَانُ (گھومنا) سَيَّلَانُ (بہنا) کیوں کہ اس وزن پر آنے والے کلمات کے معنی میں اضطراب و حرکت پائی جاتی ہے لہذا تعلیل نہیں کی جائے گی اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ تعلیل اسم میں اس وقت کی جاتی ہے جب اس کو فعل کے ساتھ وزن صوری میں مشابہت ہو اور یہ مشابہت الف و نون زائد تان کی وجہ سے ختم ہو گئی لہذا یہ تعلیل نہیں ہوگی۔

(۸)- یہ ہے کہ واو اور یا متحرک بعد فتح الف سے بدل جاتے ہیں جبکہ وہ کلمہ فعلی کے وزن پر نہ ہو اگر فعلی کے وزن پر ہوگا تو واو اور یا الف سے نہیں بدلیں گے جیسے: صَوَرَى (ٹیہی، پانی کے ایک چشمہ کا نام) حَيَّدَى (متکبرانہ چال) کیوں کہ آخر میں الف زائد ہونے کی وجہ سے وہ فعل کا ہم وزن نہ رہا لہذا صَوَرَى اور حَيَّدَى میں تعلیل نہیں ہوگی۔

(۹)- یہ ہے کہ واو اور یا بعد مفتوح الف سے بدل جاتے ہیں جبکہ وہ کلمہ فعلۃ کے وزن پر نہ ہو جیسے حَوْكَهُ (حَايَلُ کی جمع ہے، کپڑا بننے والا) میں واو کو الف سے نہیں بدلا گیا ہے کیوں کہ یہ آخر میں تاء تائبیت کی وجہ سے فعل کا ہم وزن نہیں رہا اور حَوْكَهُ جمع بھی ہے جو اسم میں ہوتی ہے لہذا حَوْكَهُ میں تعلیل نہ ہوگی۔

(۱۰)- یہ ہے کہ باب افعال باب تفاعل کے معنی میں نہ ہو اگر باب افعال باب تفاعل کے معنی میں ہے تو وہاں بھی ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود واو کو الف سے نہیں بدلا جائے گا جیسے: اجْتَوَرَ، اعْتَوَرَ (وہ دوسرے کے پڑوس میں ہوا)، تَجَاوَرَ اور تَعَاوَرَ (باری لیا) کے معنی میں ہیں جب تَجَاوَرَ میں علت اعلال نہ ہونے کی وجہ سے تعلیل نہ ہوئی تو اجْتَوَرَ اور اعْتَوَرَ میں بھی نہیں ہوگی۔

تسبیہ: اس قاعدے کی کچھ شرائط اور ہیں جو مصنف علیہ الرحمہ نے ذکر نہیں کیں:

(۱)- وہ واو اور یا متحق کا عین کلمہ نہ ہو۔

(۲)- ”الف جمع“ سے پہلے نہ ہوں۔

(۳)- عین کلمہ ہونے کی صورت میں کسی حرف صحیح سے بدلتے ہوئے نہ ہوں۔

(۴)- جس فعل میں وہ واقع ہوں اس سے ماضی، مضارع اور امر کی گردانیں آتی ہوں۔ (نوارد الاصول ص: ۱۳۹)

**نوت:** یہ شرط واوے کے ساتھ خاص ہے یا میں نہیں، اس لیے ”استَأْفُوا“ بمعنی ”تَسَايِفُوا“ (بام سیف زنی کی) میں یا الف سے بدلتے گئی۔

**مثال:** وہ کلمات جن میں واوہ اور یا متحرک تھے جو فتحہ کے بعد الف سے بدلتے گئے ہیں جیسے: قال (کہا) اصل میں قول تھا واوہ متحرک ماقبل مفتوح اس واوہ کو الف سے بدلتا دیا قال ہو گیا۔ باع (بیجا) اصل میں بیع تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس یا کو الف سے بدلتا دیا باع ہو گیا۔ دعا (بلایا) اصل میں دعوٰ تھا واوہ متحرک ماقبل مفتوح اس واوہ کو الف سے بدلتا دیا دعا ہو گیا۔ رمی (تیر پھینکا) اصل میں رمی تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس یا کو الف سے بدلتا دیا رمی ہو گیا۔ باب (دروازہ) اصل میں بوب تھا واوہ متحرک ماقبل مفتوح اس واوہ کو الف سے بدلتا دیا باب ہو گیا۔ ناب (ہاتھی کا دانت) اصل میں نیب تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس یا کو الف سے بدلتا دیا ناب ہو گیا۔

**نوت:** واوہ اور یا کے الف ہو جانے کے بعد اس الف کے بعد اگر حرف ساکن یا تاءے تانیث ماضی میں آئے اگرچہ متحرک ہی کیوں نہ ہو وہ الف کے سقوط کا سبب ہیں جیسے: دعث (اس نے بلایا) دعثاً (ان دو عورتوں نے بلایا) دعوٰ (ان سب مردوں نے بلایا) تڑضیں (توراضی ہوتی ہے) میں ہے۔ دعث اصل میں دعوٰ تھا واوہ متحرک ہے ماقبل مفتوح لہذا واوہ کو الف سے بدلتا دیا دعث ہو گیا اجتماع ساکنین ہوا الف اور تاءے کے درمیان الف گرگیا دعث ہو گیا۔ اسی طرح دعثاً اصل میں دعوٰ تھا واوہ متحرک ماقبل مفتوح اس واوہ کو الف سے بدلتا دیا جب اس سے تانیث کی تلاحق ہوئی تو وہ الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرگیا دعث ہو گیا پھر تاءے تانیث میں الف سنتیہ بڑھادیا اور تما متحرک ہو گئی اس لیے کہ الف ساکن ہے تو اگر تما متحرک نہ ہوتی تو دوساکن جمع ہو جاتے لہذا دعثاً ہو گیا اور پہلا الف تو واحد غائب میں گرگیا ہے۔ دعوٰ یا اصل میں دعوٰ تھا واوہ متحرک ہے ماقبل مفتوح لہذا اس واوہ کو الف سے

بدل دیا اجتماع سائینیں ہوا الف اور واو کے درمیان الف گر گیا دعوٰ ہو گیا۔ تو ضمیں اصل میں تو ضمیں تھا اولاً قاعدہ (۲۰) جاری کر کے کہ وہ واو چو چی یا اس سے زائد جگہ واقع ہو ضمہ اور کسرہ کے بعد نہ ہوتا سے یا سے بدل دیتے ہیں لہذا واو کو یا سے بدل دیا تو ضمیں ہو گیا پھر قاعدہ (۷) سے کہ یا تحرک ماقبل مفتوح اس یا کو الف سے بدل دیا اجتماع سائینیں ہوا الف اور یا کے درمیان الف گر گیا ترے ضمیں ہو گیا۔

**نوٹ:** ماضی معروف کے صیغوں میں جمع مؤنث غائب سے آخر تک الف کو حذف کرنے کے بعد فا کلمہ کو مفتوح العین واوی (یعنی جس کا عین کلمہ مفتوح ہو) جیسے ہلْنَ (ان سب مؤنثوں نے کہا) اور مضموم العین واوی (یعنی جس کا عین کلمہ مضموم ہو) میں ضمہ دیتے ہیں جیسے: طُلْنَ (وہ سب مؤنثیں لمبی ہوئیں)، اور یاٰی مفتوح العین جیسے بِعْنَ (ان سب مؤنثوں نے بیچا)، (چاہے وہ مفتوح العین ہو جیسے بِعْنَ یا مکسور العین ہو جیسے: نِلْنَ، ان سب عورتوں نے پایا قالَ یَنَالُ بَابُ سَمْعٍ سے) اور واوی ماضی مکسور العین جیسے: خِفْنَ (وہ سب ڈریں) میں کسرہ دیتے ہیں۔ (یعنی قالَ اصل میں قولَ تھا جو کہ مفتوح العین واوی ہے پھر ماقبل تحرک ہونے کی وجہ سے واو کو الف سے بدل دیا قالَ ہو گیا، پھر قالَ سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ ہلْنَ ہے جو اصل میں قولَ تھا واو تحرک ماقبل مفتوح اس واو کو الف سے بدل دیا قالَنَ ہو گیا اجتماع سائینیں ہوا الف اور لام کے درمیان الف گر گیا قُلْنَ ہوا پھر قاعدہ کے فتح کو ضمہ سے بدل دیا تاکہ ضمہ واو کے حذف ہونے پر دلالت کرے ہلْنَ ہو گیا۔ اب جمع متكلّم تک سارے صیغے اسی وزن پر آئیں گے اور فا کلمہ پر ضمہ ہو گا۔

**فائدہ:** معقل عین یاٰی میں خواہ عین کلمہ مفتوح ہو، یا مضموم یا مکسور تینوں صورتوں میں الف کو حذف کرنے کے بعد فا کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں۔

**فائدہ:** واضح رہے کہ یہاں اور قاعدہ (۹) میں مفتوح العین، مضموم العین اور مکسور العین سے مراد یہ ہے کہ ماضی میں عین کلمہ مفتوح، مضموم یا مکسور ہو، مضارع میں عین کلمہ مفتوح، مضموم یا مکسور ہونا مراد نہیں۔

طال اصل میں طُلْنَ تھا جو کہ مضموم العین واوی ہے پھر ماقبل تحرک ہونے کی وجہ سے اس واو کو الف سے بدل دیا طالَ ہو گیا، پھر طالَ سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ

## علم صرف کے آسان قواعد

طلنَ ہے جو اصل میں طُولُنَ تھا وَاً متحرک ما قبل مفتوح اس واً کو الف سے بدل دیا طالنَ ہوا، اجتماع ساکنین ہوا الف اور لام کے درمیان الف گر گیا طلنَ ہوا پھر فاکلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدل دیا تاکہ واً کے حذف پر دلالت کرے طلنَ ہو گیا، اب جمع متكلّم تک سارے صیغے اسی وزن پر آئیں گے اور فاکلمہ پر ضمہ ہو گا۔

**بَاعَ** (بیچا) اصل میں بیعَ تھا پھر ما قبل فتحہ ہونے کی وجہ سے اس یا کو الف سے بدل دیا بَاعَ ہو گیا، پھر بَاعَ سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ بِعْنَ ہے جو اصل میں بِعْنَ تھا یا متحرک ما قبل مفتوح اس یا کو الف سے بدل دیا بِعْنَ ہوا اجتماع ساکنین ہوا الف اور عین کے درمیان الف گر گیا بِعْنَ ہوا پھر فاکلمہ کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا تاکہ یا کے حذف ہونے پر دلالت کرے بِعْنَ ہو گیا۔ اب جمع متكلّم تک سارے صیغے اسی وزن پر آئیں گے اور فاکلمہ پر کسرہ ہو گا۔ خَافَ اصل میں خَوفَ تھا جو کہ مکسور العین واوی ہے پھر ما قبل مفتوح ہونے کی وجہ سے اس واً کو الف سے بدل دیا خَافَ ہو گیا، پھر خَافَ سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ خَفْنَ ہے جو کہ اصل میں خَوْفِنَ تھا وَاً متحرک ما مفتوح اس واً کو الف سے بدل دیا خَافَنَ ہوا، اجتماع ساکنین ہوا الف اور فا کے درمیان الف گر گیا خَفْنَ ہوا پھر ما قبل کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا تاکہ باب کے مکسور العین ہونے پر دلالت کرے خَفْنَ ہو گیا۔ اب جمع متكلّم تک سارے صیغے اسی وزن پر آئیں گے۔

**قاعدہ (۸)**۔ واً اور یا متحرک ہوں اور ما قبل ان کے ساکن ہو تو اس واً اور یا کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دیدیتے ہیں توجہ حرکت ما قبل کو دی ہے اگر وہ فتحہ کی ہے تو اس واً اور یا کو الف سے بدل دیتے ہیں ان ساری شرطوں کے ساتھ جو قاعدہ (۷) میں گزیریں۔ جیسے: يَقُولُ (کہتا ہے) يَبِيِعُ (بیچتا ہے) يُقَالُ (کہا جاتا ہے) يُبَيَّأُ (بیچا جاتا ہے)۔ يَقُولُ اصل میں يَقُولُ تھا وَاً متحرک ما قبل حرف صحیح ساکن واً کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دیدی یَقُولُ ہو گیا۔ يَبِيِعُ اصل میں يَبِيِعُ تھا یا متحرک ما قبل حرف صحیح ساکن یا کی حرکت نقل کر کے ما قبل با کو دیدی یَبِيِعُ ہو گیا۔ يُقَالُ اصل میں يُقَولُ تھا وَاً متحرک ما قبل حرف صحیح ساکن تو اس واً کی حرکت نقل کر کے ما قبل ق کو دیدی اور واً کو الف سے بدل دیا کیوں کہ واً کی منتقل ہونے والی حرکت فتحہ ہے اور جب حرکت فتحہ ہو تو واً کو الف سے بدل دیا جاتا ہے يَقَالُ ہو گیا۔ يُبَيَّأُ

## علم صرف کے آسان قواعد

اصل میں یہیئُ تھا یا متحرک ما قبل حرف صحیح ساکن تو اس یا کی حرکت ما قبل با کو دیدی اور وہ حرکت فتح ہے اس لیے اس یا کو الف سے بدل دیا جائے گیا۔  
اور اگر ایسے واو اور یا کے بعد کوئی حرف ساکن آجائے تو ما قبل کے ضمہ و کسرہ کی صورت میں واو اور یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے ساقط ہو جاتے ہیں جیسے لم یُقْلُنْ لم یَبِعْ (نہیں کہا، نہیں خرید) یہ اصل میں لم یُقْلُنْ اور لم یَبِعْ تھے ان واو اور یا پر فتح تھا تو اولاً ان واو اور یا کو الف بدل دیا پھر الف کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا لم یُقْلُنْ لم یَبِعْ ہو گی۔ اور اگر ما قبل فتح ہو تو ان واو اور یا کو الف سے بدلتے ہیں پھر الف گرجاتا ہے جیسے لم یُقْلُنْ (نہیں کہا گیا) اصل میں لم یُقْلُنْ تھا واو متحرک ما قبل حرف صحیح ساکن لہذا واو کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دیدی واو اصل میں متحرک تھا اب اس کا ما قبل مفتون گیا لہذا واو کو الف سے بدل دیا لم یُقْلُنْ ہو گیا الف ولا م دوسرا کن جمع ہوئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا گیا لم یُقْلُنْ ہو گیا۔ اسی طرح لم یَبِعْ (نہیں بیچا گیا) ہے جو اصل میں لم یَبِعْ تھا یا متحرک ما قبل حرف صحیح ساکن یا کی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دیدی لم یَبِعْ ہوا اب ما قبل مفتون ہو جانے کی وجہ سے اس یا کو الف سے بدل دیا اجتماع ساکنین ہوا یا اور با کے درمیان یا گرگئی لم یُقْلُنْ ہو گیا۔

مَنْ وَعَدَ (کس نے وعدہ کیا) میں پہلی شرط (۱) جو قاعدہ (۷) کی ہے اس کی وجہ سے واو کو الف سے نہیں بدلائیں کہ یہاں واو فعل کے فاکلمہ کی جگہ واقع ہے۔ یظوی (لپیٹا ہے) اور یخُنْ<sup>۱</sup> (وہ جیتا ہے) میں واو اور یا کو الف سے نہیں بدلائیں کہ شرط (۲) یہاں پائی نہیں جا رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ لفیف کاعین کلمہ نہ ہو اور یہاں یظوی میں واو عین کلمہ کی جگہ اور یخُنْ<sup>۱</sup> میں بھی یا عین کلمہ کی جگہ ہے لہذا ان دونوں کو الف سے نہیں بدلیں گے۔ مفْوَالٌ (بہت کرنے والا، تیز زبان)، تَخْوَالٌ (بہت محال باتیں کرنے والا)، تَبْيَانٌ ( واضح، روشن) اور تَمَيِّزٌ (ایک قوت نفسانی جس سے معانی کا استنباط ہو، فرق کرنا، امتیاز کرنا) میں شرط (۲) پاے جانے کی وجہ سے واو اور یا کو الف سے نہیں بدلیں گے کیوں کہ یہاں واو اور یا مدد زائدہ سے پہلے ہیں اور جب واو اور یا مدد زائدہ سے پہلے ہوں تو انھیں الف سے نہیں بدلتے ہیں، لیکن اسم مفعول کا واو شرط (۲) سے مستثنی ہے کیوں کہ اس میں دو واو یا واو اور یا

واقع ہونے کی صورت میں ایک گرجائے گا جیسے مَقْوُلُ (کہا ہوا، اسم مفعول) مَبِينٌ (بیچا ہوا، اسم مفعول) کہ اصل میں مَقْوُفٌ مَبِينٌ تھے پہلی مثال میں واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی اجتماع ساکنین ہوادو واو کے درمیان ایک گرگیا مَقْوُلُ ہو گیا۔ اور دوسری مثال میں یا متحرک ہے ماقبل حرف صحیح ساکن لہذا یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی مَبِينٌ ہو گیا یا ساکن غیر مغمضہ کے بعد واقع ہوئی لہذا قاعدة (۳) سے یا کو واو سے بدل دیا مَبُوفٌ ہو گیا دو واو ساکن جمع ہوئے اجتماع ساکنین کی وجہ سے پہلے واو کو حذف کر دیا مَبُوفٌ ہو گیا پھر فا کلمہ با کو کسرہ دیا تاکہ یا کے حذف پر دلالت کرے مَبِينٌ ہو گیا ب دو ساکن غیر مغمض کسرہ کے بعد واقع ہو لہذا قاعدة (۳) سے واو کو یا سے بدل دیا مَبِينٌ ہو گیا۔

**نوٹ:** مَقْوُلُ میں جو دراصل مَقْوُفٌ تھا واو اول کی حرکت ماقبل کو دیدی گئی حالانکہ وہ مدہ زائد سے پہلے واقع ہوا ہے اسی طرح مَبِينٌ میں جو دراصل مَبِينٌ تھا یا کی حرکت ماقبل کو دیدی گئی حالانکہ وہ بھی واو مدہ زائد سے پہلے ہے خلاصہ یہ کہ اسم مفعول کے واو زائد میں شرط رابع کا اعتبار نہیں۔

کسی کلمہ میں واو اور یا متحرک ہوں اور ماقبل ساکن ہو اگر وہ کلمہ اسم تفضیل، فعل تعجب یا متحققات سے ہو تو ان واو اور یا کی حرکت ماقبل کو نہیں دیں گے کیوں کہ فعل تعجب کے دو صیغہ ہیں اول ما آفْوَلَهُ دوم آفْوُلٍ بِهِ (وہ کیا ہی کہنے والا ہے) اول میں حرکت نقل کر کے تعليیل کریں تو باب افعال کی ماضی اقبال سے التباس ہو گا اور دوسرے میں باب افعال کے امر آقِلٌ کے ساتھ التباس ہو گا کیوں کہ دو ساکن کی وجہ سے واو گرجائے گا، اور اسم تفضیل میں بھی فعل تعجب پر عمل کرتے ہوئے واو اور یا کی حرکت ماقبل کو نہیں دیتے ہیں اور نہ متحق میں حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں بلکہ اسے متحق ب کی صورت پر باقی رکھا جاتا ہے۔

يَعْوُزُ يَصْيِدُ أَسْوَدُ دَآبَيْضُ مَسْوَدَةً (یک چشم ہوتا ہے، متکبر ہوتا ہے، کالا، سفید، سیاہ) میں بھی واو اور یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو نہیں دیں گے کیوں کہ سب کلمات لوں و عیب کے معنی پر مشتمل ہیں لہذا شرط (۲) کی وجہ سے واو اور یا کی حرکت ماقبل کو نہیں دی جائے گی۔ شَرَيْفَ (بڑھتی ہوئی کھنکی کے پتے کاٹے) اور جَهْوَرَ (بلند آواز والا ہوا) میں یا اور واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو نہیں دی کیوں کہ یہ رباعی مجرد سے متحق ہیں جب اُس

میں تعلیل نہیں کی تو ان میں بھی تعلیل نہیں کریں گے۔  
 فائدہ: اسم آلہ کے وزن پر ہونا بھی نقل حرکت کے لیے منع ہے، خواہ اسم آلہ ہی کے معنی میں ہو جیسے: بخیط (سینے کا آلہ) یا مبالغہ کے معنی میں ہو جیسے: معون (بہت زیادہ مدد کرنے والا) (نوادر لاصول ص: ۱۵۳)

قاعدہ (۹)۔ ان واو اور یا کی حرکت جو ماضی مجہول کے عین کلمہ میں واقع ہوں تو ان کے ماقبل کو ساکن کر کے واو اور یا کی حرکت ماقبل کو دیدیتے ہیں پھر واو یا ہو جاتا ہے جیسے: قینل (کہا گیا) بیٹع (بیچا گیا) اُختییر (پسند کیا گیا) اُنقید (پیروی کیا گیا)۔ قینل اصل میں قُول تھا واو کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی ماقبل کی حرکت ختم کرنے کے بعد پھر ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے واو کو یا سے بدل دیا قینل ہو گیا۔ بیٹع اصل میں بیٹع تھا یا کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو با کو دیدی ماقبل کی حرکت ختم کرنے کے بعد لہذا بیٹع ہو گیا۔ اُختییر اصل میں اُختییر تھا یا افتغال کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوئی تو ماقبل (تا) کو ساکن کر کے یا کی حرکت (تا) کو دیدی اُختییر ہو گیا۔ اُنقید اصل میں اُنقود تھا واو افعال کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوا تو اس کی حرکت ماقبل (قا) کو دیدی قاف کو ساکن کرنے کے بعد تواب واو سے پہلے قاف پر کسرہ ہو گیا تو ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے اس واو کو یا سے بدل دیا اُنقید ہو گیا۔

اور یہ بھی جائز ہے کہ ماقبل والے حرف کی حرکت کو باقی رکھیں واو اور یا کو ساکن کر دیں اور یا کو واو کر دیں جیسے: قُول بُوَع اُختیر اُنقود میں قُول اصل میں قُول تھا صرف واو کو ساکن کر دیا قُول ہو گیا کیوں کہ ماقبل ضمہ موجود ہے۔ بُوَع اصل میں بیٹع تھا یا کو ساکن کر دیا بیٹع ہو گیا پھر ماقبل ضمہ ہونے کی وجہ سے یا کو واو سے بدل دیا بُوَع ہو گیا۔ اُختیر اصل میں اُختییر تھا یا کو ساکن کر دیا اُختییر ہوا پھر تا پر ضمہ ہونے کی وجہ سے اس یا کو واو سے بدل دیا اُختیر ہو گیا۔ اُنقود اصل میں اُنقود تھا واو کو ساکن کر دیا اُنقود ہو گیا۔

اور تبدیلی کی صورت میں فا کے کسرہ میں ضمہ کی بودنیا بھی جائز ہے یعنی قینل بیٹع کو اس طرح سے ادا کرنا کہ قاف اور باء کے کسرہ میں ضمہ کی بوبائی جائے یعنی نہ واو تمام نہ یا تمام ادا کی جائے بلکہ فا کے کسرہ کو ضمہ کی جانب اور یا نے ساکنہ کو واو کی طرف مائل کر کے پڑھا جائے۔

اور اس قاعدہ میں شرط یہ ہے کہ معروف میں تعلیل ہو چکی ہو (تاکہ فرع کو اصل پر فوپیت حاصل نہ ہو) یہی وجہ ہے کہ اُغْتَوْر (یکے بعد دیگرے لیا گیا) ماضی مجھول میں واو کی حرکت نقل کر کے تاکونہیں دیں گے کیوں کہ اس کے معروف اُغْتَوْر میں تعلیل نہیں ہوئی ہے۔ اور جب یہ واو اور یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے جمع مؤنث غائب سے آخر تک سارے صیغوں میں گرجائیں گے تو واوی مفتوح العین میں یعنی جس کا عین کلمہ ماضی میں مفتوح ہوا اور واو ہو تو فا کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں جیسے: قُلْث اور قُلْث مفتوح العین واوی ہے جیسے قال اصل میں قَوْلَ تھا اور طُلْث مضموم العین واوی ہے جیسے طال اصل میں طُلْوَ تھا۔ قُلْن جمع مؤنث غائب اصل میں قَوْلُن تھا واو متحرک ماقبل مفتوح اس واو کو الف سے بدل دیا قالَن ہوا، اجتماع ساکنین ہوا، الف اور لام کے درمیان الف گر گیا قُلْن ہوا پھر فا کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدل دیا تاکہ واو کے حذف پر دلالت کرے قُلْن ہو گیا۔ اسی طرح طُلْن اصل میں طُلْن تھا واو متحرک ماقبل مفتوح اس واو کو الف سے بدل دیا طَلْن ہوا اجتماع ساکنین ہوا الف اور لام کے درمیان الف گر گیا طَلْن ہوا پھر فا کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدل دیا تاکہ واو کے حذف پر دلالت کرے طَلْن ہو گیا۔ اب جمع مؤنث غائب سے جمع متکلم تک سارے صیغے اسی وزن پر آئیں گے۔

یائی اور واوی مفتوح العین میں یعنی جس فعل کا عین کلمہ یا تو یا ہو یا واو ہو تو جمع مؤنث غائب سے آخر تک واو اور یا کو حذف کرنے کے بعد فا کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں جیسے: بِعْث خَفْث۔ بَاعَ جو اصل میں بیبع تھا اس سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ بِعْن ہے جو اصل میں بِعْن تھا یا متحرک ماقبل مفتوح اس یا کو الف سے بدل دیا بِاعْن ہوا، اجتماع ساکنین ہوا الف اور عین کے درمیان الف گر گیا بِعْن ہوا پھر فا کلمہ کے فتحہ کو کسرہ سے دل دیا تاکہ یا کے حذف پر دلالت کرے بِعْن ہو گیا۔ ہو گیا۔ پھر بِعْث وغیرہ سب اسی وزن پر آئے ہیں۔ خَفْث (جو کہ خَافَ سے ہے اور مکسور العین واوی ہے اصل میں خَوِفَ تھا واو متحرک ماقبل مفتوح اس واو کو الف سے بدل دیا خَافَ ہوا، دوسرا کنوں کا اجتماع ہوا الف اور فا کے درمیان الف گر گیا خَفْن ہو گیا پھر فا کلمہ کے فتحہ کو کسرہ سے بدل دیا

## علم صرف کے آسان قواعد

تاکہ باب کے مکسور العین ہونے پر دالت کرے۔ کیوں کہ ماضی میں عین کلمہ مکسور ہے لیعنی خوف ہے خفْنَ ہو گیا اور قاعدہ ہے کہ وہ کلمہ خود مکسور العین ہو یا وہ کلمہ یائی ہو تو فا کلمہ کو کسرہ دیا جائے گا اور اگر مفتاح العین ہو یا مضموم العین ہو تو ضمہ دیا جائے گا جیسے قُلْنَ مفتاح العین اور طُلْنَ مضموم العین میں ضمہ دیا اور خفْنَ مکسور العین واوی بِعْنَ مقتل عین یائی میں کسرہ دیا گیا پھر اس وزن پر بُعْثُ اور خِفْتُ ہے۔ اس وقت معروف خَافَ اور مجہول خِیفَ اور بَاعَ معروف بِیَعَ مجہول جمع مؤنث غائب سے آخر تک اسی وزن پر ہو جائیں گے جیسے: خِفْتُ اور بُعْثُ معروف و مجہول قُلْتُ اور طُلْتُ معروف و مجہول کیساں ہوں گے۔

اب واحد مذکر حاضر سے جمع متکلم تک قاعدہ (۹) جاری ہو گا لیعنی قُلْتُ، طُلْتُ، بُعْثُ، خِفْتُ کی اصل قُولْتُ، طُولْتُ، بُیْعَتُ، خُوْفَتُ تھی تو ان تمام میں ماضی مجہول کے عین کلمہ کی جگہ واویا واقع ہوئے اور ان کے معروف میں تعلیل بھی ہو چکی ہے تو ان واو اور یا کے ماقبل کو ساکن کر کے ان کی حرکت ماقبل کو دیدی پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یہ واو اور یا گر گیے تو مفتاح العین اور مضموم العین میں فا کلمہ کو ضمہ دیا جیسے قُلْتُ طُلْتُ، یائی اور مکسور العین واوی میں فا کلمہ کو کسرہ دیا جیسے بُعْثُ، خِفْتُ اب جمع متکلم تک یہی وزن اور یہی قاعدہ رہے گا۔

باب استفعال کی ماضی مجہول میں اس قاعدہ (۹) سے حرکت نقل نہیں ہوئی ہے بلکہ قاعدہ (۸) سے ہوئی ہے لہذا اس میں قِیلَ کی تمام صورتیں جیسے قُولَ اور اشام جاری نہیں ہو گا لیعنی اُستَقْوَم اور اشام نہیں ہو گا، بلکہ اِسْتَقَامَ کی ماضی مجہول اُستَقْيَمَ (کھڑا کیا گیا) کی اصل اُستَقْوَم تھی واو کی حرکت ماقبل ساکن قاف کو دیدی ماقبل کسرہ ہو جانے کے بعد واو کو یاسے بدل دیا اُستَقْيَمَ ہو گیا۔

تبیہ: اُستَقْيَمَ باب استفعال کی ماضی مجہول ہے مگر اس میں قاعدہ يَقُولُ اور يَبِيَعُ جاری ہوا ہے قِیلَ اور بِیَعَ کا جاری نہیں ہوا کیوں کہ اُستَقْيَمَ کی یادِ اصل مکسور اور ماقبل ساکن تھا چنانچہ اس میں یا کی حرکت ماقبل کو نقل کی گئی ہے اور کچھ نہیں کیا گیا ہے لیعنی ماقبل کو ساکن کرنا نہیں پڑا کیوں کہ وہ تو خود ہی ساکن تھا لہذا استفعال میں قِیلَ کی دوسری صورت قُولَ کی طرح

## علم صرف کے آسان قواعد

اُستُقْوَمْ صحیح نہیں اور نہ اشتمام کر سکتے ہیں کیوں کہ یہ صورتیں صرف قاعدہ (۶) کے ساتھ خاص ہیں اور یہاں قاعدہ (۸) جاری ہوا ہے  
قاعدہ (۱۰)

(الف) اگر فعل کے لام کلمہ میں واو اور یا واقع ہوں، واو کے مقابل ضمہ ہو اور یا کے مقابل کسرہ ہو تو یفْعُلُ تَفْعُلُ أَفْعُلُ تَفْعِلُ يَايْفَعْلُ أَفْعِلُ تَفْعُلُ میں وہ واو اور یا ساکن ہو جاتے ہیں جیسے: یَدْعُو (بلاتا ہے)، یَزْمِی (وہ تیر پھینکتا ہے)۔ یَدْعُو اصل میں یَدْعُو تھا واو فعل کے لام کلمہ کی جگہ واقع ہوا اور اس سے پہلے ضمہ ہے تو اس واو کو ساکن کر دیا یکْدُعُوا ہو گیا۔ یَرْمِی اصل میں یَزْمِی تھا یا فعل کے لام کلمہ کی جگہ واقع ہوئی اور مقابل اس کے کسرہ ہے لہذا اس یا کو ساکن کر دیا یَرْمِی ہو گیا۔

(ب) اگر وہ واو اور یا فتح کے بعد واقع ہوں تو قالَ کے قاعدہ (یعنی قاعدہ ۷) کے مطابق کہ واو متحرک ہو اور مقابل اس کا مفتوح ہو تو اس واو کو الف سے بدل دیتے ہیں لہذا واو کو الف سے بدل دیں گے جیسے: یَجْهَشَی (وہ ڈرتا ہے) یَرْضَی (وہ راضی ہوتا ہے) کہ اصل میں یَجْهَشَی اور یَرْضَی تھے پہلے مثال میں یا متحرک مقابل مفتوح اس یا کو الف سے بدل دیا اور دوسری مثال میں واو متحرک مقابل مفتوح لہذا اس واو کو الف سے بدل دیا یَجْهَشَی یَرْضَی ہو گیے۔

(ج) اگر واو ضمہ کے بعد ہو اور اس واو کے بعد بھی واو ہو یا یا کسرہ کے بعد ہو اور اس یا کے بعد بھی یا ہو تو وہ واو اور یا ساکن ہو جاتے ہیں پھر دو ساکنوں کے اجتماع کی وجہ سے واو اور یا گر جاتے ہیں یعنی کسی جگہ واو گرتا ہے اور کسی جگہ یا گرتی ہے جیسے: یَدْعُونَ (وہ بلا تے ہیں) اصل میں یَدْعُوْنَ تھا واو فعل کے لام کلمہ میں ضمہ کے بعد واقع ہوا تو اسے ساکن کر دیا دو ساکنوں کا اجتماع ہوا (یعنی دو واو ساکن جمع ہوئے ایک گر گیا یَدْعُونَ ہو گیا۔ یَرْمِیْنَ (وہ سب عورتیں تیر مارتی ہیں) اصل میں یَرْمِیْنَ تھا یا فعل کے لام کلمہ میں واقع ہوئی اور مقابل اس کے کسرہ ہے تو اس یا کو ساکن کر دیا پھر دو ساکن جمع ہوئے یعنی دو یا جمع ہوئیں لہذا ایک گر گئی یَرْمِیْنَ ہو گیا (د) اور اگر واو ضمہ کے بعد ہو اور واو کے بعد ہو یا یا کسرہ کے بعد ہو اور اس یا کے بعد واو ہو تو مقابل کو ساکن کرنے کے بعد واو اور یا کی حرکت مقابل کو دیدیتے ہیں پھر واو یا ہو جاتا ہے اور یا واو ہو جاتی ہے اور دو سکون کی وجہ سے کبھی واو اور کبھی یا گر جاتے ہیں۔ تَدْعِینَ (تو ایک

## علم صرف کے آسان قواعد

عورت بلاتی ہے) اصل میں تَدْعُونَ تَحَاوَأَ وَضَمَه کے بعد واقع ہوا اور اس واو کے بعد یا ہے تو ماقبل عین کوساکن کرنے کے بعد اس واو کی حرکت عین کو دیدی دوساکنوں کا اجتماع ہوا اور اور یا کے درمیان واو گرگیا تَدْعِيَنَ ہو گیا۔ یَرْمُونَ (وہ سب مذکور تیر مارتے ہیں ہیں) اصل میں یَرْمِيُونَ تَحَايَا کسرہ کے بعد واقع ہوئی اور اس یا کے بعد واو واقع ہے تو ماقبل میم کوساکن کرنے کے بعد یا کی حرکت میم کو دیدی دوساکنوں کا اجتماع ہوا یا اور واو کے درمیان یا گر گئی یَرْمُونَ ہو گیا۔ ایسے ہی لَقْوُ (وہ سب ملے) اور رُمُو ہیں لَقْوُ اصل میں لَقِيُو تھا اور رُمُو (وہ سب مذکور تیر مارتے گے) اصل میں رُمِيُو تھا یا کسرہ کے بعد واقع ہوئی اور اس کے بعد واو ہے تو اس یا کی حرکت ماقبل کو دیدی ما قبل کی حرکت حذف کرنے کے بعد پھر یا کو واو سے بدل دیا لَقْوُ اور رُمُو ہو گیا دو واو ساکن کا اجتماع ہوا ایک گرگیا لَقْوُ اور رُمُو ہو گیا۔

قاعدہ (۱۱)۔ وہ واو جو کسرہ کے بعد کنارے میں واقع ہو تو وہ یا سے بدل جاتا ہے جیسے: دُعِيٰ (وہ بلا یا گیا) اصل میں دُعَوَ تھا واو کسرہ کے بعد آخر میں واقع ہوا تو اسے بدل دیا دُعِيٰ ہو گیا۔ دُعِيَا (وہ دو مذکور بلانے گے) اصل میں دُعَوَا تھا واو کسرہ کے بعد کنارے میں واقع ہوا تو اسے یا سے بدل دیا دُعِيَا ہو گیا۔ دَاعِيَانِ (دوبلانے والے مذکور) اصل میں دَاعِوَانِ تھا واو کسرہ کے بعد طرف میں واقع ہوا تو اسے یا سے بدل دیا دَاعِيَانِ ہو گیا۔ دَاعِيَةً (ایک بلانے والی عورت) اصل میں دَاعِوَةً تھا واو کسرہ کے بعد طرف میں واقع ہوا تو اسے یا سے بدل دیا دَاعِيَةً ہو گیا۔

قاعدہ (۱۲)۔ وہ یا جو ضمہ کے بعد کنارے میں واقع ہو تو وہ واو سے بدل جاتی ہے جیسے: نَهْوَ (کامل لعقل ہوا) کہ اصل میں نَهْیٰ تھا یا ضمہ کے بعد طرف میں واقع ہوئی تو اسے واو سے بدل دیا نَهْوَ ہو گیا۔

قاعدہ (۱۳)۔ واو مصدر کے عین کلمہ میں کسرہ کے بعد ہو اور فعل میں بھی تعلیل ہو چکی ہو تو وہ واو یا ہو جاتا ہے جیسے: قِيَامًا (کھڑا ہونا) جو قَامَ کا مصدر ہے صِيَامًا (روزہ رکھنا) صَامَ کا مصدر ہے اصل میں قَوَامًا صَوَامًا تھے تو ان کے مصدر میں عین کلمہ واو کسرہ کے بعد واقع ہوا تو اسے یا سے بدل دیا قِيَامًا صِيَامًا ہو گیے کیوں کہ ان کے فعل قَامَ صَامَ جو اصل میں قَوَمَ صَوَمَ تھے ان میں تعلیل ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ واو تحرک ما قبل مفتوح اس واو

## علم صرف کے آسان قواعد

کو الف سے بدل دیا گیا قام اور صام ہو گیے۔ قِوَّامًا میں تعلیل نہیں کی کیوں کہ اس کا فعل قَاوَمْ (مقابلہ کیا) مفactualت سے اس میں بھی واؤ متحرک ماقبل مفتوح ہونے کے باوجود واؤ کو الف سے نہیں بدل گیا ہے اور قَاوَمْ باقی رکھا گیا ہے لہذا اس کے مصدر قِوَّامًا میں بھی تعلیل نہیں کی گئی۔

اور اسی طرح واؤ اور ماقبل اس کے کسرہ ہو اور وہ واؤ جمع کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہو اور اس کے مفرد میں تعلیل ہو چکی ہو یا مفرد میں یہ واؤ ساکن ہو تو وہ واؤ یا ہو جائے گا جیسے: حِيَاضُ جو کہ حَوْضُ کی جمع ہے اور یہ واؤ جمع میں عین کلمہ کی جگہ واقع ہے اصل میں حِوَاضُ تھا تو ماقبل ”ح“ پر کسرہ ہونے کی وجہ سے اس واؤ کو یا سے بدل دیا جِيَاضُ ہو گیا اور مفرد میں اس کا واؤ ساکن ہے۔ جِيَاذُ (عمدہ) جو کہ جِيَذُ کی جمع ہے دراصل جمع میں جِوَادُ تھا تو ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے اس واؤ کو یا سے بدل دیا جِيَاذُ ہو گیا۔ اور تعلیل کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ یا تو اس کے مفرد میں تعلیل ہو چکی ہو یا وہ واؤ مفرد میں ساکن ہو جیسے حَوْضُ مفرد میں واؤ ساکن ہے رہا جِيَاذُ جو جِيَذُ کی جمع ہے اور جِيَذُ اصل میں جِيَوِدُ تھا اور اس میں تعلیل کی ہے کہ واؤ کو یا کیا پھر یا کایا میں ادغام کر کے جِيَذُ ہوا ہے اور یہ مفرد ہے اور اس مفرد میں تعلیل ہوئی ہے لہذا اس کی جمع جِيَاذُ میں بھی تعلیل ہو گی۔

قواعدہ (۱۲)۔ جب کسی کلمہ غیر ماحت میں واؤ اور یا غیر مبدل جمع ہو جائیں اور اول ساکن ہو تو وہ واؤ یا ہو کر یا کایا میں ادغام ہو جاتا ہے اور ماقبل کا ضمہ کسرہ ہو جاتا ہے جیسے: سَيِّدُ (سردار، آقا) اصل میں سَيِّدُ تھا واؤ اور یا غیر مبدل ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور یا ساکن ہے تو اس واؤ کو یا کر دیا سَيِّدُ ہو گیا پھر پہلی یا کا دوسرا یا میں ادغام کر دیا سَيِّدُ ہو گیا۔ مَرْمَيٌ (تیر مارا ہوا، اسم مفعول) اصل میں مَرْمَيٌ تھا واؤ اور یا غیر مبدل ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور واؤ ساکن ہے تو اس واؤ کو یا کر دیا مَرْمَيٌ ہو گیا پھر پہلی یا کا دوسرا یا میں ادغام کر دیا مَرْمَيٌ ہو گیا پھر ماقبل ”یِم“ کا ضمہ کسرہ سے بدل دیا مَرْمَيٌ ہو گیا۔ مُضِيٌّ (گزنا) جو مضی کا مصدر ہے اصل میں مُضِيٌّ تھا واؤ اور یا غیر مبدل ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور واؤ ساکن ہے تو واؤ کو یا کر دیا مُضِيٌّ ہو گیا پھر پہلی یا کا دوسرا یا میں ادغام کر دیا مُضِيٌّ ہو گیا پھر ”ضاد“ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مُضِيٌّ ہو گیا۔ اور اس میں فا کو کسرہ دینا عین کلمہ کی اتباع

## علم صرف کے آسان قواعد

کرتے ہوئے جائز ہے یعنی ماضیٰ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ آؤی یا ای کے امر ایو (توپناہ لے) اور ضئیون (بلّا) میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا اگرچہ ان میں واً اور یا جمع ہیں مگر یہ مبدل ہیں لہذا ایو میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا کیوں کہ اس میں یا ہمزہ سے بدل کر آئی ہے اصل میں اٹھ تھا۔ اور ضئیون میں بھی اگرچہ واً اور یا ایک کلمہ میں ایک ساتھ جمع ہیں لیکن تبدیلی کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ غیر ملحق ہو اور ضئیون رباعی مجرد سے ملحق ہے لہذا اس میں بھی قاعدہ جاری نہ ہوگا۔

**تبیہ:** قاعدہ (۱۲) میں ایک اور شرط ہے جو مصنف علیہ الرحمہ نے ذکر نہیں کی اور وہ یہ کہ واً اور یا ایک کلمہ میں ہوں اگر الگ الگ کلمہ میں ہوں گے تو یہ قاعدہ جاری نہ ہوگا جیسے: رأی و زیر المغارف (وزیر تعلیم کو دیکھنے والا) اس میں رأی کی یا اور زیر کی واً الگ الگ کلمہ میں ہیں اس لیے واً کو یا سے نہیں بدلا گیا۔

**قاعده (۱۵)۔** ایسا کلمہ جو فُعُولُ کے وزن پر ہو اور اس کے آخر میں دو واً ہوں تو دونوں واً یا ہو جاتے ہیں اور یا کا یا میں ادغام ہو جاتا ہے اور ماقبل حرف پر جو ضمہ ہے وہ کسرہ ہو جاتا ہے اور فا کلمہ کو کسرہ دینا بھی جائز ہے۔ جیسے: دلیٰ اصل میں دُلُوٰ (ڈھول) تھا (اور دُلُوٰ دُلُوٰ کی جمع ہے) فُعُولُ کے وزن پر ہے اور آخر میں دو واً ہیں لہذا قاعدہ کے مطابق دونوں واً کو یا سے بدل دیا اور پھر یا کا یا میں ادغام کر دیا ڈیٰ ہو گیا پھر ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا ڈیٰ ہو گیا اور فا کلمہ کو عین کلمہ کی مناسبت سے کسرہ دینا بھی جائز ہے یعنی ڈیٰ بھی کہا جاسکتا ہے۔

**قاعده (۱۶)۔** جو واً اسم کے لام کلمہ میں ضمہ کے بعد ہو وہ کسرہ کے بعد ہو کر یا ہو جاتا ہے اور یا سکن ہو جاتی ہے پھر تنویں کے ساتھ اجتماع سائینیں کی وجہ سے واً اسم کے لام کلمہ میں ضمہ جیسے: آذل اصل میں آذلُوٰ (ڈھول) تھا اور آذلُوٰ دُلُوٰ کی جمع ہے وہ یا کسرہ کے بعد واقع ہوا تو اسے کسرہ کے بعد کر دیا یعنی پہلے لام کے ضمہ کو کسرہ سے بدل اور واً کو یا سے بدل دیا ڈیٰ ہو گیا اور یا کسرہ کے بعد واقع ہوئی تو اسے سکن کر دیا کیوں کہ یا بھی کسرہ کے بعد سکن ہو جاتی ہے اب دوسارکوں کا اجتماع ہوایا اور تنویں کے درمیان یا گرگئی آذل ہو گیا۔ تعالیٰ وَ تَعَالٰ، جو کہ تفعّل اور تفاعل کے مصدر ہیں اصل میں تَعَلُّوٰ وَ تَعَالُوٰ (بلند ہونا) تھے واً لام کلمہ کی جگہ ضمہ کے بعد واقع ہوا تو اسے کسرہ کے بعد کر دیا یعنی پہلے لام کے ضمہ کو

## علم صرف کے آسان قواعد

کسرہ سے بدلا پھر واو کو یا کر کے یا کوسا کن کر دیا و سما کنوں کا اجتماع ہوا یا اور تنوین کے درمیان یا گرگئی تعلیل اور تعالیٰ ہو گیا۔ اظْبَ (ہرن) اصل میں آظْبِی (ظُبُی کی جمع) تھا یا ضمہ کے بعد واقع ہوئی تو اسے کسرہ کے بعد کر دیا یعنی پہلے با کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا پھر یا کوسا کن کر دیا اجتماع ساکنین ہوا یا اور تنوین کے درمیان یا گرگئی اظْبَ ہو گیا۔

**قواعدہ (۷۱)** - جو واو اور یا فاءِ عالٰ کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوں اور فعل میں تعلیل ہو چکی ہو تو وہ واو اور یا ہمزہ سے بدل جاتے ہیں جیسے: قاءِلٰ (کہنے والا) اصل میں قاؤلٰ تھا واؤ فاءِ عالٰ کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوا تو اسے ہمزہ سے بدل دیا قاءِلٰ ہو گیا۔ بائِع (بینچے والا) اصل میں بائِع تھا یا فاءِ عالٰ کے عین کلمہ کی جگہ واقع ہوئی تو اسے ہمزہ سے بدل دیا بائِع ہو گیا۔ اور چوں کہ ان کے فعل میں تعلیل ہو چکی ہے اس لیے کہ ان کے فعل قال بَاعَ ہیں لہذا ان کے مشتقات میں بھی تعلیل کریں گے (اگر فعل میں تعلیل نہ ہوئی ہو تو اسم فعل میں بھی تعلیل کر کے واو کو ہمزہ سے نہیں بدل جائے گا جیسے آلَّاوِی روایت کرنے والا کہ اس میں عین کلمہ اگرچہ واو ہے مگر ہمزہ سے نہیں بدل لکیوں کہ اس کے فعل میں بھی تعلیل نہیں ہوئی چنانچہ رُؤیٰ پیڑوئی میں واو اپنی حالت پر موجود ہے)۔

**فائدہ:** بھی اسم فعل میں حرف علت کو حذف بھی کر دیتے ہیں جیسے ہار کہ اصل میں ہایپر تھا قرآن حکیم میں علی شفاف جزو ف ہار آیا ہے۔

**سوال:** صرفیوں نے اس قاعدہ کی تقریر اسم فعل کے ساتھ شخص کی ہے مگر مصنف علیہ الرحمۃ نے ”عین فعل“ کہ کرتعیم کر دی ہے اس میں کیا نکتہ ہے؟

**جواب:** دیگر صرفیوں کی تقریر سے فعل نسبتی جیسے سائِفؐ بمعنی صاحب سیف اس قاعدہ سے خارج ہوتا ہے کیوں کہ اس پر اسم فعل کی تعریف صادق نہیں آتی۔ حالانکہ فعل نسبتی میں بھی یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے مگر مصنف کی تقریر فعل نسبتی کو جامع ہے کیوں کہ یہ تقریر اسم فعل میں نہیں بلکہ فعل میں ہے

**سوال:** مصنف علیہ الرحمۃ نے اس قاعدہ میں یہ شرط لگائی ہے کہ ”فعل میں تعلیل ہو چکی ہو“ اس شرط سے فعل نسبتی خارج ہو جاتا ہے کیوں کہ اس کا فعل نہیں ہوتا؟

**جواب:** فعل میں تعیم ہے حقیقتہ ہو یا حکماً۔ فعل نسبتی کا فعل حکماً یعنی مفروض ہے تاکہ وہ اس

قواعدہ سے خارج نہ ہو۔

**قواعدہ (۱۸)۔** واو، یا اور الف زائد، الف مفاعل کے بعد واقع ہوں تو ہمزہ سے بدل جاتے ہیں جیسے: عَجَائِزُ (عجموْز کی جمع، بوڑھی عورت) اصل میں عَجَائِزُ تھا واؤ الف مفاعل کے بعد واقع ہو تو اسے ہمزہ سے بدل دیا عَجَائِزُ ہو گیا۔ شَرَائِفُ (معزز، مکرم) اصل میں شَرَائِفُ تھا یا الف مفاعِل کے بعد واقع ہوئی تو اسے ہمزہ سے بدل دیا شَرَائِفُ ہو گیا۔ رَسَائِلُ (پیغام، مقالہ، خط) جو رسالہ کی جمع ہے اس کے مفرد سے جمع تکسیر بناتے وقت تیسری جگہ الف تکسیر لائے تو الف زائد ہمزہ ہو گیا یعنی جمع تکسیر بناتے وقت اس طرح رَسَائِلُ ہوا تو یہ الف جو زائد ہے اسے ہمزہ سے بدل دیا رَسَائِلُ ہو گیا۔ مَصَابِبُ (پریشانیاں) جو کہ مُصِبَّیَّۃ کی جمع ہے اصل میں مَصَابِبُ تھا اس میں یا کے اصلی ہونے کے باوجود یا کا ہمزہ ہو جانا شاذ ہے یعنی واحد میں یا اصلی ہے اور قاعدة ہے کہ وہ واو، یا اور الف زائد یہ کسی کلمہ میں زائد ہوں تب ان کو ہمزہ سے بدل جاتا ہے اور یہاں اصلی ہونے کے باوجود یا کو ہمزہ سے بدل لے گیا ہے لہذا مصنف نے فرمایا کہ ایسا ہونا یعنی اصلی ہونے کے باوجود یا کا ہمزہ ہو جانا شاذ ہے۔

**فائدہ:** مفاعل سے مراد مفاعل کا وزن صوری ہے، یعنی جس میں اول دو حرف مفتوح ہوں تیسری جگہ الف ہو الف کے بعد دو حرف ہوں جن میں اول مکسور ہو۔

**قواعدہ (۱۹)۔** واو اور یا الف زائد کے بعد طرف میں واقع ہوں تو ہمزہ ہو جاتے ہیں جیسے: دُعَاءً (دعا)، رُوَاءً (رونق) یہ مصدر ہیں جو اصل میں دُعَاؤ، رُوَايٰ تھے پہلی مثال میں واو الف زائد کے بعد طرف میں واقع ہو تو اسے ہمزہ سے بدل دیا دُعَاءً ہو گیا۔ دوسرا مثال میں یا الف زائد کے بعد طرف میں واقع ہوئی تو اسے ہمزہ سے بدل دیا رُوَاءً ہو گیا۔ دُعَاءً (بانے والے) اصل میں دُعَاءً تھا جو کہ داع کی جمع ہے یا الف زائد کے بعد طرف میں واقع ہوئی تو اسے ہمزہ سے بدل دیا دُعَاءً ہو گیا۔ آسَمَاءً (نام) اصل میں آسَمَاؤ تھا جو کہ اسم کی جمع ہے اور اسَمَ کی اصل میں سَمَ تھا (اگر اسم کی اصل ”وِسْمٌ“ ہوتی تو اس کی جمع ”أَوْسَامٌ“ آتی) واو الف زائد کے بعد طرف میں واقع ہو تو اسے ہمزہ سے بدل دیا آسَمَاءً ہو گیا۔ أَخْيَاءً (زندے) جو حَيٰ کی جمع ہے اصل میں أَخْيَاءً تھا یا الف زائد کے بعد طرف

## علم صرف کے آسان قواعد

میں واقع ہوئی تو اسے ہمزہ سے بدل دیا جھیاڑ ہو گیا۔ کِسَاءُ (چادر)، رِدَاءُ (چادر)، اصل میں کِسَاؤ، رِدَائِیٰ تھے پہلی مثال میں واو اور دوسرا مثال میں یا الف زائد کے بعد واقع ہوئے تو ان کو ہمزہ سے بدل دیا کِسَاءُ رِدَاءُ ہو گیے اور یہ دونوں اسم جامد ہیں (یہ قاعدة مصدر، جمع، مفرد، مشتق جامد سب میں جاری ہو گا)۔

**قواعدہ (۲۰)**۔ جو واو چوتھی جگہ یا زائد جگہ واقع ہو، وہ واو ضمہ اور واو ساکن کے بعد نہ ہو تو وہ یا ہو جاتا ہے جیسے: يُدْعَيَاٌن (وہ دو بلائے جاتے ہیں)، أَغْلَيْثُ (میں بلند ہوا)، إِسْتَغْلَيْثُ (میں بڑا بنا)۔ يُدْعَيَاٌن اصل میں يُدْعَوَانِ تھا واو کلمہ کی چوتھی جگہ واقع ہوا ضمہ اور واو ساکن کے بعد بھی نہیں ہے لہذا اس واو کو یا سے بدل دیا يُدْعَيَاٌن ہو گیا۔ أَغْلَيْثُ اصل میں أَغْلَيْثُ تھا واو کلمہ کی چوتھی جگہ واقع ہوا تو اسے یا سے بدل دیا أَغْلَيْثُ ہو گیا۔ إِسْتَغْلَيْثُ اصل میں إِسْتَغْلَيْثُ تھا واو چوتھی جگہ سے زائد میں واقع ہوا ضمہ اور واو ساکن کے بعد بھی نہیں ہے تو اسے یا سے بدل دیا إِسْتَغْلَيْثُ ہو گیا۔ مَدَاعِیٰ جو کہ مِدْعَاءُ (بلانے کے بہت سے آلے) کی جمع ہے اور اسم الہ ہے اصل میں مَدَاعِیٰ تھا علامے صرف کے نزدیک واو کو یا کر کے یا کا یا میں ادغام کر دیا مَدَاعِیٰ ہو گیا اور واو کی تبدیلی یا سے اسی قاعدة (۲۰) سے ہوئی ہے۔ اور اس میں سَيِّدُ کا قاعدة (۱۳) جاری نہ کیا کیوں کہ اس میں شرط یہ ہے کہ واو اور یا غیر مبدل ہوں اور یہاں مَدَاعِیٰ کی یا الف سے بدلتی ہوئی ہے کیوں کہ مِدْعَاءُ کی تکسیر بناتے وقت جب تیسری جگہ الف لا کراس کے مابعد کو کسرہ دیا یعنی مَدَاعِیٰ ہو تو مِدْعَاءُ کا الف اقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یا ہو گیا۔

**سوال:** إِجْتَوَر (باری باری کیا)، إِسْتَحْوَذ (غالب ہوا)، اور تَجَوَر (باری باری لیا) میں واو یا کیوں نہیں ہوا جبکہ چوتھی جگہ واو زائد واقع ہے ضمہ اور واو ساکن کے بعد بھی نہیں؟  
**جواب:** اس واو سے مراد ہے جو لام کلمہ ہو جیسا کہ امثالہ یعنی يُدْعَيَاٌن وغیرہ سے ہوتا ہے۔ چونکہ إِجْتَوَر وغیرہ میں واو لام کلمہ نہیں اس لیے یا نہیں ہوا۔

**قواعدہ (۲۱)**۔ الف ضمہ کے بعد واو ہو جاتا ہے جیسے: ضُورِب (باب مفأعلت سے مجہول کا صیغہ ہے، مارا گیا)) وَضُورِبُ ، ضَارِبُ اسم فاعل کی تصریح ہے۔ ضُورِب اصل میں ضَارِب تھا الف ضمہ کے بعد واقع ہوا تو اسے واو سے بدل دیا ضُورِب ہو گیا۔

## علم صرف کے آسان قواعد

ضُوَيْرِبِ اصل میں ضایرِبِ تھا الف ضمہ کے بعد واقع ہوا تو اسے واوے سے بدل دیا  
ضُوَيْرِبِ ہو گیا۔ اور کسرہ کے بعد الف یا ہو جاتا ہے جیسے: مخاَرِیْبِ اصل میں مخاَرِابِ  
تھا الف کسرہ کے بعد واقع ہوا تو اسے یا سے بدل دیا مخاَرِیْبِ ہو گیا۔

قاعدہ (۲۲)۔ تثنیہ اور جمع مؤنث سالم کے الف سے پہلے الف زائد واقع ہو تو وہ یا ہو جاتا  
ہے جیسے: حُبْلَیَانِ (دو حاملہ عورتیں) اصل میں حُبْلیٰ تھا تو آخر میں الف ہے جو حرکت کو  
قبول نہیں کرتا اس لیے تثنیہ بناتے وقت الف کو یا سے بدل دیا حُبْلَیَانِ ہو گیا۔ حُبْلَیَاتُ  
(سب حمل ہونے والی عورتیں) میں بھی جو الف زائد تھا تو جب جمع مؤنث سالم بنائی تو سالم  
کے الف سے پہلے جو الف تھا وہ یا سے بدل دیا (کیوں کہ الف حرکت قبول نہیں کرتا  
ہے) حُبْلَیَاتُ ہو گیا۔

قاعدہ (۲۳)۔ جو یا جمع کے وزن فُعلٌ اور فُعلیٰ مؤنث صفت کے صیغہ میں عین کلمہ کی  
جگہ واقع ہو تو وہ یا کسرہ کے بعد ہو جاتی ہے جیسے: بِيَضُّ (سفید)، بِيَضَاءُ کی جمع ہے اصل میں  
بِيَضُّ تھا یا جمع میں فُعلیٰ کے وزن پر عین کلمہ کی جگہ واقع ہوئی تو اسے کسرہ کے بعد کر دیا یعنی  
ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا یا کی مناسبت سے بِيَضُّ ہو گیا۔ حِينِکی (آحِینُكُ کا مؤنث  
ہے، ناز سے چلنے والی عورت) جو اصل میں حِينِکی تھا اس میں بھی یا جمع میں فُعلیٰ کے وزن  
پر عین کلمہ کی جگہ واقع ہوئی تو اسے کسرہ کے بعد کر دیا یعنی ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا  
کی مناسبت سے حِينِکی ہو گیا۔ اس میں یا کے ما قبل کا ضمہ کسرہ سے بدل گیا کیوں کہ یہ صفت  
کا صیغہ ہے۔ اور قاعدہ ہے فُعلیٰ صفت کا صیغہ ہوا اور اس میں یا ہو یا کے ما قبل کا ضمہ کسرہ  
ہو جاتا ہے اور اگر فُعلیٰ اسی میں یا ضمہ کے بعد ہو تو اس یا کو قاعدہ (۳) سے واوے سے بدل دیا  
جاتا ہے جیسے: طُوبیٰ (زیادہ اچھی) اصل میں طُوبیٰ تھا یا ساکن غیر مغمضہ کے بعد واقع ہوئی  
تو اسے واوے سے بدل دیا طُوبیٰ ہو گیا۔

### فائدہ

اسم صفت: وہ اسم ہے جس کی ذات پر دلالت کرے اور اس میں کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو  
جیسے: بِيَضُّ: سفید چیزیں۔

اسم ذات: وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اس میں کسی صفت کا لحاظ نہ کیا گیا ہو

جیسے: عُشَّانُ، اس کو اسم جامد بھی کہتے ہیں۔

**نوث:** اس تفضیل کو اسم کا حکم دیا گیا ہے طوبی (زیادہ اچھی) جو اظیب کا مؤنث ہے اصل میں طبیعی تھا اور کوئی سی (زیادہ ہوشیار عورت) جو اکیس کا مؤنث ہے اصل میں کیسی تھا ان میں یا کو واوہ کر دیا اس تفضیل کو فعلی اسی کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کیوں کہ یہ الفلام، اضافت یا مِن کے بغیر استعمال نہیں ہوتا ہے اور یہ تینوں اسم کے خواص سے ہیں۔  
**قاعدہ (۲۴)-** فَغَلُولَةٌ مَصْدَرُكَ عَيْنَ كَلْمَهٖ كَا وَاوَ يَا ہو جاتا ہے جیسے: كَيْنُونَةٌ (ہونا) جو اصل میں كُونُونَةٌ تھا (مصنف علیہ الرحمہ نے کوفیوں کے مذہب کو اختیار فرمایا ہے جبکہ صرفیوں نے اس کی اصل كَيْنُونَةٌ نکالی ہے اور سَيِّدُ کا قاعدہ جاری کر کے واوہ کو یا کر کے پھر ایک یا کو حذف کر دیا ہے تب كَيْنُونَةٌ ہوا ہے، مصنف فرماتے ہیں درست قاعدہ کوفیوں کا ہے) کاف کے ضمہ کو فتح سے بدل دیا پھر اس کے بعد واوہ کو یا سے بدل دیا كَيْنُونَةٌ ہو گیا۔

**قاعدہ (۲۵)-** او زانِ آفَاعِلٍ مَفَاعِلٍ اور ان کے نظائر اگر معرف باللام ہوں یا مضاف ہوں اور ان کے آخر میں یا آئے تو وہ یا حالت رفعی و جری میں ساکن ہو جاتی ہے جیسے: هذِهِ الجُّوَارِيٌّ (یہ باندی) وَجَوَارِيٌّ يَكُمْ وَمَرْزُثٌ بِالْجُّوَارِيٍّ وَجَوَارِيٌّ يَكُمْ تو یہ دونوں مثالیں حالت رفعی و حالت جری کی ہیں تو پہلی مثال میں آجُوواری حالت رفعی میں معرف باللام ہے وَجَوَارِيٌّ يَكُمْ مضاف ہے اور یہ بھی حالت رفعی میں ہے اس لیے یا ساکن ہو گئی وَمَرْزُثٌ بِالْجُّوَارِيٍّ وَجَوَارِيٌّ يَكُمْ یہ دونوں مثالیں حالت جری کی ہیں پہلی مثال معرف باللام کی ہے اور دوسری مضاف کی ہے تو ان میں بھی حالت جری میں یا ساکن ہو گئی ہے۔ اور اگر اضافت یا معرف باللام نہ ہوں تو حالت رفعی و جری میں یا حذف ہو جاتی ہے اور تینوں عین کلمہ سے مل جاتی ہے جیسے: هذِهِ جَوَارِيٌّ وَمَرْزُثٌ بِجَوَارِيٌّ تو پہلی مثال حالت رفعی کی ہے یہ نہ معرف باللام ہے اور نہ مضاف ہے دوسری مثال حالت جری کی ہے یہ بھی نہ معرف باللام ہے اور نہ مضاف ہے۔ اور حالت نصبی میں مطلقاً چاہے معرف باللام ہو یا مضاف ہو یا نہ ہو یا مقتضی ہوتی ہے جیسے: رَأَيْتُ الْجُّوَارِيٍّ وَرَأَيْتُ جَوَارِيٍّ تو پہلی مثال معرف باللام کی ہے اور دوسری مثال اضافت کی ہے، اور حالت رفعی و جری میں وہ یا ساکن اس لیے ہو جاتی ہے کیوں کہ یا پر ضمہ اور کسرہ ثقل ہوتا ہے اور الفلام یا اضافت کی

## علم صرف کے آسان قواعد

صورت میں یا پر تنوین نہیں آتی ہے اس لیے یاساکن ہو جاتی ہے۔

**فائدہ:** مصنف علیہ الرحمہ نے حالت نصب میں مضاف کی مثال نہیں دی کیوں کہ ظاہر تھی جیسے رَأَيْتُ بِجَوَارِ يَكْمُ - اور یاد رکھو کہ بعد نہ تفصیل ان تمام اسماء میں ہے جن کے آخر میں یا ما قبل مکسور ہو جیسا کہ اوپر گزرا۔ چنانچہ رَأَمِیٰ جب معرف باللام یامضاف ہو تو حالت رفع و جر میں یاساکن ہو جائے گی جیسے أَرَّأَمِیٰ وَرَأَمِیَّکُمْ اور لام واضافت نہ ہو تو حذف ہو جائے گی اور تنوین عین کلمہ کو دیدیں گے جیسے هَذَا رَأِمٌ وَمَرْأَتُ بِرَأِمٍ اور حالت نصب میں مطلقاً مفتوح رہے گی جیسے رَأَيْتُ الرَّأَمِیَّا وَرَأَمِیَّکُمْ وَرَأَمِیَّا۔

**فائدہ:** بعض لوگوں نے اشباہ آن کی تشریح میں فرمایا کہ ”عین جو جمع اس وزن پر ہو جیسے اُو اینی جمع آتیہ و مَدَاعِیٰ جمع مَدْعَیٰ وَجَوَارِیٰ جمع بَجَارِیٰ اہتی۔ لیکن احوط یہ ہے کہ اس قاعدہ کو جمع کے ساتھ خاص نہ کیا جائے بلکہ اشباہ آن سے وہ تمام اسماء مراد لیے جائیں جن کے آخر میں یا تحرک ما قبل مکسور ہو جیسے رَأَمِیٰ کیوں کہ اس میں بھی بعد نہ وہی تعلیل ہے جو بِجَوَارِ میں ہے مراد یعنی اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کیوں کہ ورنہ رَأِمٌ جیسے مثالیں اس قاعدے سے خارج ہو جائیں گی اور کوئی قاعدہ مستقلہ مصنف علیہ الرحمہ نے ان جیسے مثالوں کے لیے قائم نہیں کیا واللہ اعلم بالصواب۔

**قاعدہ (۲۶) - فُعْلٰی (بضم الفا)** اسم جامد کے لام کلمہ میں واو واقع ہو تو وہ واو یا ہو جاتا ہے اور صفت میں (جیسے: غُزویٰ جنگ کرنے والی عورت) اپنے حال پر باقی رہتا ہے اور اسم تفضیل اسم جامد کا حکم رکھتا ہے یعنی اسم تفضیل میں بھی وہ واو یا ہو جاتا ہے جیسے: دُنْتِیَا (آذنیٰ کا مؤنث، کم تر) جو اصل میں دُنْویٰ تھا اور فُعْلٰی کے وزن پر ہے اس کے لام کلمہ میں واو واقع ہوا تو اس واو کو یا سے بدل دیا ڈنْتیَا ہو گیا۔ عُلْیَا (اغلیٰ کا مؤنث، بلند) جو کہ اصل میں عُلْوَیٰ تھا اور فُعْلٰی کے وزن پر ہے واو لام کلمہ کی جگہ واقع ہوا تو اس کو یا سے بدل دیا عُلْیَا ہو گیا۔ (اسم جامد میں واو اس لیے یا ہو جاتا ہے کہ محل تغیر میں واقع ہے اور اسم تغیر کا متحمل بھی ہے لیکن صفت میں واو یا نہیں ہوتا تاکہ فُعْلٰی اسی اور صفتی میں فرق رہے)

اور اگر فُعْلٰی (فتح الفا) کے لام کلمہ میں یا آئے تو وہ یا واو ہو جاتی ہے جیسے: نَقْوَیٰ (اللہ سے خوف اور اس کی اطاعت میں عمل) اسم مصدر و قیٰ بقیٰ و قایٰ اصل میں و قیا تھا

واو ”فَا“ کلمہ کوتا سے بدل گیا اور آخر میں یا واو ہو گئی تقویٰ ہو گیا۔

### کچھ مزید ضروری قواعد

**قواعدہ (۱) -** ہروہ واو جو ایسے ”اسم مفعول“ کalam کلمہ ہو جس کی ماضی ” فعل“ کے وزن پر ہو اس کو یا سے بدل دیتے ہیں، پھر بقاعدہ ”سَيِّد“ اسم مفعول کے واو کو یا سے بدل کریا کا یا میں ادغام کر دیتے ہیں اس کے بعد یا کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں جیسے: مَرْضِيٌّ یہ اصل میں مَرْضُوٌ تھا واو اسہم مفعول کے لام کلمہ کی جگہ واقع ہوا جس کی ماضی ” فعل“ کے وزن پر ہے لہذا واو کو یا سے بدل دیا مَرْضُوٌ ہو گیا۔ پھر بقاعدہ ”سَيِّد“ واو کو یا سے بدل کریا کا یا میں ادغام کر دیا مَرْضِيٌّ ہو گیا، اس کے بعد یا کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا مَرْضِيٌّ ہو گیا۔ (الخواalonی، ۱۶۶/۳)

**قواعدہ (۲) -** ہروہ الف اور یا نے زائدہ جو ”الف مفاعل“ یا ”الف مفاعیل“ سے پہلے واقع ہوں ان کو واو سے بدل دیتے ہیں جیسے: قَاعِدَةٌ کی جمع قَوَاعِدُ، ضَيْرَابٌ کی جمع ضَوَارِیْب۔ (نادرالاصول ص: ۱۵۸)

**قواعدہ (۳) -** اگر ”الف مفاعل“ دو واو یا دو واو کے درمیان، یا واو اور یا کے درمیان واقع ہو خواہ واو پہلے ہو اور یا بعد میں، یا یا پہلے ہو اور واو بعد میں، تو اس واو اور یا کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں جو ”الف مفاعل“ کے بعد ہوں، دو واو کی مثال جیسے: أَوْلُ کی جمع أَوَّلُ، یہ اصل میں أَوْاًوِلُ تھا۔ دو واو کی مثال جیسے: خَيْرٌ کی جمع خَيَّرَاتٍ یہ اصل میں خَيَّرٌ تھا۔ اس صورت کی مثال جب کہ واو پہلے اور یا بعد میں ہو جیسے: بَائِعَةٌ کی جمع بَوَائِعُ، یہ اصل میں بَوَائِعُ تھا۔ اس صورت کی مثال جب کہ یا پہلے اور اور واو بعد میں ہو جیسے: عَيْلٌ کی جمع عَيَّاَيْلُ، یہ اصل میں عَيَّاَوْلُ تھا۔ ضَيْوَنُ (بلا) کی جمع ضَيَّاَوْنُ میں واو کو ہمزہ سے نہیں بدلایا شاذ ہے۔ (نادرالاصول: ص ۷۷)

**قواعدہ (۴) -** ہروہ الف، واو اور یا جو آخر کلمہ میں عامل جازم یا وقف کی وجہ سے ساکن ہوں، وہ حذف ہو جاتے ہیں جیسے: لَمْ يَخْشَ، لَمْ يَدْعُ. لَمْ يَرْمَ، إِخْشَ، أَدْعُ، إِرْمَ، یہ اصل میں لَمْ يَخْشِی، لَمْ يَدْعُو، لَمْ يَرْمِی، إِخْشِی، أَدْعُو اور اڑِمی تھے۔ (تَحْنُث ص: ۲۲)

### مضاعف کے قواعد کا بیان

**قواعدہ (۱)-** جب دو حرف ایک جنس کے یا قریب المخرج جمع ہوں اور پہلا حرف ساکن ہو تو اس کا دوسراے والے میں ادغام کر دیتے ہیں چاہے وہ دونوں ایک کلمہ میں ہوں جیسے: مَدْ (دراز کرنا) اور شَدْ (باندھنا) یہ متجانسین کی مثال ہے اور عَبْدُمْ (تم نے عبادت کی) یہ متقاربین کی مثال ہے۔ متجانسین کے ادغام میں ایک حرف لکھتے ہیں ورمتقاربین میں عموماً دو لفظ جیسے عَبْدُمْ - مَدْ اصل میں مَدْ اور شَدْ اصل میں شَدْ تھا دونوں مثالوں میں دو حرف ایک جنس کے جمع ہوئے اور پہلا والا دال کلمہ ساکن ہے لہذا اس کا دوسرا دال میں ادغام کر دیا مَدْ اور شَدْ ہو گی۔ اور عَبْدُمْ اصل میں عَبْدُمْ تھا اور اس میں دال اور تا کا مخرج قریب قریب ہے لہذا پہلا حرف دال جو ساکن ہے اس کا تا میں دغام کر دیا عَبْدُمْ ہو گیا۔ یا دونوں حرفاں کے جمیں میں ہوں جیسے اِذْهَبْ بِنَا (تو ہمیں لے جا) وَعَصَوْ وَكَانُوا (انہوں نے نافرمانی کی) ان دو مثالوں میں ایک جنس کے دو حرف دو کلموں میں ہیں لہذا اپنی مثال میں پہلا باسکن ہے اس کا دوسراے با میں ادغام کر دیا اِذْهَبْ بِنَا ہو گیا۔ اور دوسرا مثال میں پہلا واو ساکن ہے اس کا دوسراے واو میں ادغام کر دیا عَصَوْ وَكَانُوا ہو گیا۔ مگر جب دو حرف ایک جنس کے ہوں اور ان میں پہلا مدد ہو تو اس کا دوسراے میں ادغام نہیں کریں گے جیسے فی یَوْمِ اس میں پہلی یا کا دوسرا یا میں ادغام نہیں کیا گیا کیوں کہ پہلا والا حرف مدد ہے۔

**قواعدہ (۲)-** اگر دونوں حرف متحرک ہوں اور ایک کلمہ میں جمع ہوں اور پہلے حرف کا ماقبل متحرک ہو تو پہلے حرف کو ساکن کر کے دوسراے میں ادغام کرنا واجب ہے جیسے مَدْ (دراز کیا) اور فَرَّ (بھاگا)۔ مَدْ اصل میں مَدْ تھا و حرف متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور پہلے حرف کا ماقبل متحرک ہے لہذا اپنی دال کو ساکن کر کے دوسرا میں ادغام کر دیا مَدْ ہو گیا۔ فَرَّ اصل میں فَرَّ تھا و حرف متحرک ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور پہلے حرف کا ماقبل متحرک ہے لہذا اپنی را کو ساکن کر کے دوسراے میں ادغام کر دیا فَرَّ ہو گیا۔ مگر اسم میں یہ قاعدة جاری ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اسم متحرک العین نہ ہو یعنی عین کلمہ متحرک نہ ہو جیسے: شَرْءُ (آگ کی چنگاری جواڑے، واحد شَرْءَةٌ وَشَرَّاءٌ) وَ سُرْءُ (تخت، تخت شاہی) میں ادغام نہیں کریں گے اگرچہ دونوں حرف متحرک ہیں، ایک کلمہ میں جمع ہیں اور پہلے حرف کا ماقبل

## علم صرف کے آسان قواعد

متحرک بھی ہے کیوں کہ اسم کا عین کلمہ رامتحرک ہے۔

**قواعدہ (۳)۔** اگر وہ دونوں حرف متحرک ہوں اور ایک کلمہ میں جمع ہوں مگر پہلے حرف کا ماقبل ساکن غیر مدد ہو تو پہلے حرف کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا اور ایک حرف کا دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے جیسے: یَمْدُ (دراز کرتا ہے) اصل میں یَمِدْ تھا و حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں واقع ہوئے مگر پہلے حرف کا ماقبل ساکن غیر مدد ہے تو پہلی دال کی حرکت نقل کر کے میم کو دیدی پھر میم کا نیم میں ادغام کر دیا یَمْدُ ہو گیا۔ یَفِرْ اصل میں یَفِرْ تھا و حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں واقع ہوئے مگر پہلے حرف کا ماقبل ساکن غیر مدد ہے تو پہلی را کی حرکت نقل کر کے ماقبل یعنی فا کو دیدی اور را کا را میں ادغام کر دیا یَفِرْ ہو گیا۔ یَعَضْ (دانت سے کاٹتا ہے) اصل میں یَعَضَضْ تھا، و حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں واقع ہوئے مگر پہلے حرف کا ماقبل ساکن غیر مدد ہے تو پہلے ضاد کی حرکت نقل کر کے ماقبل عین کو دیدی اور پھر پہلے ضاد کا دوسرے ضاد میں ادغام کر دیا یَعَضْ ہو گیا۔ لیکن یہ قواعد جاری ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ کلمہ مُلْحَن نہ ہو لہذا جلب (چادر یا تمیص پہنانا) میں یہ قواعد جاری نہیں ہو گا کیوں کہ وہ رباعی مجرد مُلْحَن ہے۔

**قواعدہ (۴)۔** اگر دونوں حرف متحرک ہوں اور ایک کلمہ میں جمع ہوں مگر پہلے حرف کا ماقبل ساکن مدد ہو تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کو دیے بغیر ادغام کر دیں گے جیسے: حَاجَ (مقامات مقدسہ کی زیارت کی) اصل میں حَاجَ تھا و حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور پہلے حرف کا ماقبل ساکن مدد ہے تو پہلے حرف کی حرکت نقل کیے بغیر جیم کا جیم میں ادغام کر دیا حَاجَ ہو گیا۔ مُؤَذَّ (وہ کھینچا گیا، یا امثال مثالوں کیا گیا) اصل میں مُؤَذَّ تھا و حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوئے اور پہلے حرف کا ماقبل ساکن مدد ہے تو پہلے حرف کی حرکت نقل کیے بغیر دال کا دال میں ادغام کر دیا مُؤَذَّ ہو گیا۔

**قواعدہ (۵)۔** اگر ادغام کے بعد دوسرے حرف پر امرکی وجہ سے سکون ہو یا کسی عامل جازم کی وجہ سے جزم ہو تو وہاں تین صورتیں جائز ہوتی ہیں (۱) فتح جیسے: فَرَّ (تو بھاگ) (۲) کسرہ جیسے: فِرْ (۳) فک ادغام (یعنی ادغام نہ کرنا) جیسے: إِفِرْ اور اگر حرف اول کا ماقبل مضموم ہو تو ضمہ بھی جائز ہے جیسے: مُدْ، لَمْ یَمْدُ توہیاں پر متجانسین سے پہلے جو حرف ہے وہ مضموم

ہے لہذا بعد کو ضمہ دینا بھی جائز ہے۔

### مثالیٰ مجرد کے ۳۲ مصادر ایک نظر میں

شمار	وزن	مثال	باب	معنی
۱	فَعْلُ	قَتْلٌ	(ن)	قتل کرنا
۲	فَعْلٍ	دَعْوَى	(ن)	بلانا
۳	فَعْلَةً	رَحْمَةً	(س)	مہربانی کرنا
۴	فَعْلَانٌ	لَيَّانٌ	(ض)	قرض دینے میں تاخیر کرنا
۵	فَعَلَانٌ	جَرَيَانٌ	(ض)	بہنا
۶	فَعَلَةً	غَلَبَةً	(ض)	غلبة کرنا
۷	فَعِلَةً	سَرِقَةً	(ض)	چوری کرنا
۸	فِعْلُ	فِسْقٌ	(ن)	نافرمانی کرنا
۹	فِعْلٍ	ذِكْرٍ	(ن)	یاد کرنا
۱۰	فِعْلَةً	نِسْدَةً	(ن)	گمشدہ کو تلاش کرنا
۱۱	فَعَلَانٌ	جِرْمَانٌ	(ض)	محروم ہونا
۱۲	فُعْلُ	شُغْلٌ	(ف)	بازر کھانا
۱۳	فُعْلٍ	بُشْرٍ	(ن)	خوش خبری دینا
۱۴	فُعْلَةً	كُدْرَةً	(س)	میلا ہونا
۱۵	فُعَلَانٌ	غُرْرَانٌ	(ض)	بخشنا
۱۶	مَفْعَلَةً	مَنْقَبَةً	(ن)	تعريف کرنا
۱۷	مَفْعَلٌ	مَدْخَلٌ	(ن)	اندر آنا
۱۸	فَعَلٌ	طَلَبٌ	(ن)	طلب کرنا

## علم صرف کے آسان قواعد

دوپھر کو سونا	(ض)	قَيْلُوَةٌ	فَعْلُوَةٌ	۱۹
ہونا	(ن)	كَيْنُونَةٌ	فَيْعَلُوَةٌ	۲۰
گواہی دینا	(س)	شَهَادَةٌ	فَعَالَةٌ	۲۱
کامل ہونا	(ن، ک)	كَمَالٌ	فِعالٌ	۲۲
ناپسند کرنا	(س)	كَرَاهِيَّةٌ	فَعَالِيَّةٌ	۲۳
تعريف کرنا	(س)	حَمِيدَةٌ	مَفْعِلَةٌ	۲۴
واپس ہونا	(ض)	مَرْجِعٌ	مَفْعِلٌ	۲۵
گلا گھوٹنا	(ن)	خَنِقٌ	فَعِلٌ	۲۶
تکبر کرنا	(ن)	جَبْرُوَةٌ	فَعْلُوَةٌ	۲۷
قطع رحمی کرنا	(ف)	قَطِيعَةٌ	فَعِيلَةٌ	۲۸
بجلی کا چکانا	(ض)	وَمِيَضٌ	فَعِيلٌ	۲۹
جھوٹ بولنا	(ض)	كَادِبَةٌ	فَاعِلَةٌ	۳۰
مالک ہونا	(ض)	مَمْلُكَةٌ	مَفْعِلَةٌ	۳۱
جھوٹ بولنا	(ض)	مَكْذُوبٌ	مَفْعُولٌ	۳۲
تجھوٹ بولنا	(ض)	مَكْذُوبَةٌ	مَفْعُولَةٌ	۳۳
قبول کرنا	(س)	قَبْوُلٌ	فَعُولٌ	۳۴
سرخ ہونا	(ک)	مُهُوبَةٌ	فُعُولَةٌ	۳۵
اندر آنا	(ن)	دُخُولٌ	فُعُولٌ	۳۶
ذیل ہونا	(ک)	صِغَرٌ	فِعلٌ	۳۷
جان لینا	(ض)	دِرَايَةٌ	فِعالَةٌ	۳۸
بچے کا دودھ چھڑانا	(ض)	فِصَالٌ	فِعالٌ	۳۹
راہ دکھانا	(ض)	هُدَى	فِعلٌ	۴۰

## علم صرف کے آسان قواعد

طلب کرنا	(ض)	بُغَايَةٌ	فُعَالَةٌ	۲۱
پوچھنا	(ف)	سُوَالٌ	فُعالٌ	۲۲
خواہش کرنا	(س)	رَغْبَاءُ	فَعَلَاءُ	۲۳
تکبر کرنا	(ن)	جَبْوَرَةٌ	فَعْوَلَةٌ	۲۴

نوٹ: فَيَعْلُولَةٌ جیسے کئینوں نہ (ہونا) جو اصل میں کوئی نہ تھا اس کی مکمل تشریح قاعدہ (۲۴) میں بیان کردی گئی ہے۔

## تعارف مترجم ایک نظر میں (لقام خود)

نام و نسب: محمد گل ریز بن امیر دلہبی وزیر خاں۔ وطن: مدنا پور، پوسٹ شیش گڑھ، بھیڑی، بریلی شریف یونی۔ تاریخ پیدائش: ۱۰ نومبر ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ جن مدارس میں تعلیم حاصل کی: (۱) مدرسہ دارالعلوم غریب نواز مدنا پور (پرانگری درجات) (۲) مدرسہ اشرف العلوم شیش گڑھ، رام پور (درجہ حفظ) (۳) مدرسہ عالیہ نعمانیہ غریب نواز شیش گڑھ، رام پور (درجہ اعدادی) (۴) مدرسہ الجامعۃ القادریہ رچھا بریلی شریف (درجہ اولی، ثانیہ) (۵) مدرسہ دارالعلوم علیمیہ جمادیہ ضلع بستی یونی (درجہ ثالث، رابعہ) (۶) دارالعلوم اہل سنت الجامعۃ الاشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور عظیم گڑھ (خامسہ، سادسہ، سابعہ، فضیلت، تحقیق فی الادب مشق افقاء) (۷) جامع سعدیہ کاسر کوڈ کیرالا (ڈپلومہ عربی ایک سال)

فراغت: دارالعلوم اہل سنت الجامعۃ الاشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور عظیم گڑھ کیم جمادی الآخری ۱۳۳۶ھ، مطابق ۱۵ مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار

اسناد: (۱) مولوی (۲) عالم (۳) کامل (مدرسہ تعلیمی بورڈ اتر پردیش)

قوی کوںسل برے فروع اردو زبان و ملی: (۱) ایک سالہ کمپیوٹر کورس (۲) عربی ڈپلومہ کورس دو سال (۳) اردو ڈپلومہ کورس ایک سال (۴) انٹر، ہندی

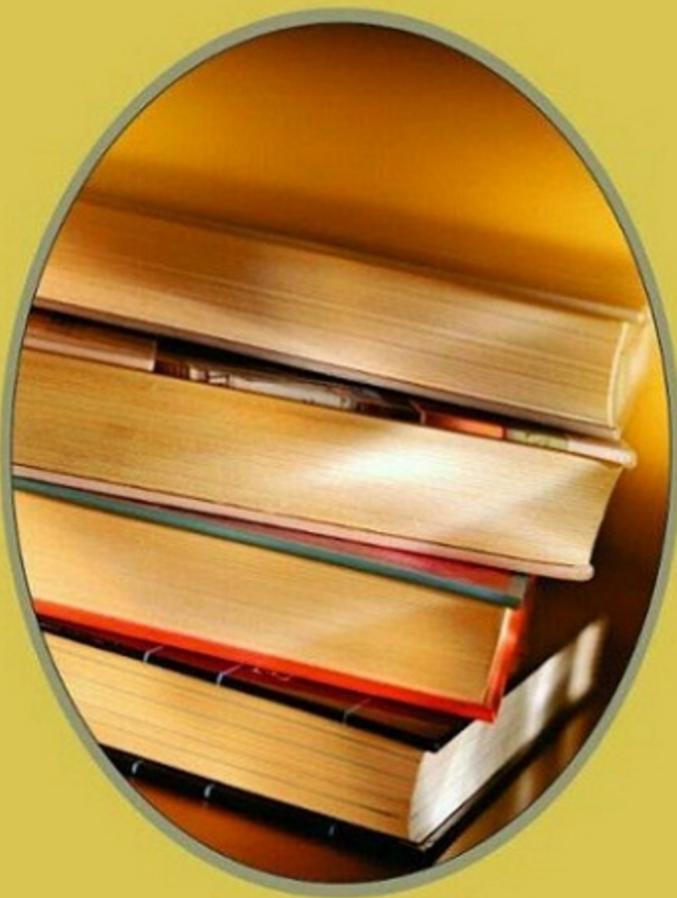
تدریسی خدمات: جامعہ قادریہ مجیدیہ بیشہ العلوم محلہ قریشیان قصہ بھوچ پور، مراد آباد یونی تاحال۔

شرف بیعت: پیر طریقت رہبر شریعت قاضی القضاۃ فی الہند حضور اختر رضا خاں صاحب قبلہ الملقب بہ تاج الشریعہ بریلی شریف۔

قلمی خدمات: (۱) مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ اول (مطبوع) (۲) مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ دوم (مطبوع) (۳) مصباح العربیہ شرح منہاج العربیہ سوم (مطبوع) (۴) مشکوٰۃ العربیہ شرح مقنح العربیہ دوم (مطبوع) (۵) مشکوٰۃ العربیہ شرح مقنح العربیہ اول (مطبوع) (۶) مصباح الطالبین ترجمہ منہاج العابدین (غیر مطبوع) (۷) علم صرف کے آسان قواعد (مطبوع) (۸) اہم تراکیب اور ان کا حل (غیر مطبوع) (۹) حیات حافظ الملیہ و خدماتہ، عربی ۱۰۰ صفات (غیر مطبوع) (۱۰) مفتاح الایشاء شرح مصباح الایشاء اول (غیر مطبوع) (۱۱) متفرق مسائل کا مجموعہ (غیر مطبوع) (۱۲) معارف الادب شرح مجازی الادب (مطبوع) اور ان کے علاوہ کچھ کتابوں پر کام جاری ہے۔

محمد گل ریز رضا مصباحی مدنا پوری بریلی شریف یونی

Mob: 8057889427, 9458201735



# **SUNNI PUBLICATIONS**

2818/6, Gali Garahiya, Kucha Chellan, Darya Ganj, New Delhi-2  
Mob. 9867934085, Email: Zubair006@gmail.com